

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

"مالک اشتر پر سلامتی نہ ہو وہ میرا بیٹا نہیں ہے"

واقعہ کچھ یوں ہے مالک اشتر نے ایک اونٹ خریدا اور کسی سے کہا اسے سیدہ عائشہ کو دے آؤ اور ساتھ کہنا آپکا بیٹا مالک سلام عرض کر رہا ہے تو سیدہ عائشہ نے مالک اشتر کے سلام کا جواب نہیں دیا اور اسے بیٹا کہنے سے بھی انکار کر دیا

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۱۱) ۴۳۲ کتاب العبد

الحکمت اونٹ خرید لو پس میں نے ایک سردار سے ایک جوان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا آپ کا بیٹا مالک آپ سے سلام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر اپنے اونٹ کی جگہ پہنچ جائیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ میں واپس اس کے پاس آیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

کلیب کہتے ہیں کہ وہ سیدہ حواہ کو بیٹھ گیا پھر اپنی کلائی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی موت پر مجھے ملامت کر رہی ہیں میں نے تو کلیب سے دعا کی تھی کہ مالک اشتر کا قتل کرے اور مجھ سے قتال کرے اور اسے قتل کرے اور مجھ سے قتال کرے

مجھے اور مالک کو قتل کر دو پس میں نے کو قتل کر دو اور میں پسند نہیں کرتا

دیں عامم کہتے ہیں کہ میرے والد آپ کو کیا فائدہ دیا وہ مجھ سے قریر

مقام آپ کے بعد ہی ہے کلیب کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آ

اس نے خبر دی کہ امیر المؤمنین نے جانے والے ہیں۔ پس میرے والد

بچہ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم

ایک سست میں بیٹھا تھا۔ تو میں فلاں دن وہ شام کی طرف

قسم میں نے خود اپنے ان وہ مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکرمند

قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد کے لیے ندا لگائی پس اشتر کھڑا ہوا

تمہارے خیال کے مطابق پس جہ (۲۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُو

38912

وسندہ حسن

مالک اشتر کا قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا اعتراف

پس منظر کچھ یوں ہے کہ مالک اشتر سیدنا عثمانؓ کو شہید کرنے کے بعد سیدنا علیؓ کے گروہ میں شامل ہو گیا تا کہ ایک تو جان بچی رہے دوسرا مجھے اعلیٰ منصب ملے، مگر جب سیدنا علیؓ نے اپنے چاچا کے بیٹے عبداللہ بن عباسؓ کو بصرہ کا حاکم بنا دیا تو جب یہ خبر مالک اشتر تک پہنچی تو اس نے کہا اگر اپنوں کو ہی نوازنا تھا تو ہم نہیں جانتے ہم نے اس شیخ (سیدنا عثمانؓ) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۱۱) ۴۳۲ کتاب العبد

وان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر خانے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

بنی کلابی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی ہیں آیا تھا۔ پھر اچانک ابن عتاب آئے اور مجھ سے مقابلہ کیا اور کہنے لگا تم طرح گرا پھر میں ابن زبیر کی طرف لپکا انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اور مالک سے اور اشتر کو قتل کر دو اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ہماری عورتیں غلاموں کو جنم دے کیلئے میں اس سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ کے غلام جتنے والے قول نے آپ صاحب بصرہ (علی بن ابی طالبؓ) کے بارے میں مجھ کو وصیت کیجیے کیونکہ میرا بصرہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کا ضرور اکرام کریں گے۔ عامر بن کلب



38912

وسندہ حسن

کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امیر سمجھتے لگا۔ پس میرے والد محترم وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے تو میرے والد کو ایک آدمی ملا اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے خطبہ دیا اور عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کیا ہے اور حضرت علی بن ابی طالبؓ دن شام کی طرف جانے والے ہیں۔ پس میرے والد محترم کو کہا یہ بات تو نے خود سنی ہے تو میرے والد نے کہا نہیں تو اشتر نے میرے والد کو ڈانٹا اور کہا بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے میرے والد کہتے ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص نے ایسی ہی خبر دی۔ اشتر نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم نے خود دیکھا ہے اس نے کہا نہیں پھر اسے بھی کچھ کہا یہ بھی تمہارے جیسی خبر لے کر آیا ہے جبکہ میں لوگوں کی ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عتاب تھلپی آیا اس کی گردن میں کھوار لٹک رہی تھی۔ یہ تمہارے مومنین کا امیر ہے؟ فلاں فلاں دن وہ شام کی طرف جانے والا ہے۔ اشتر نے اس سے کہا اے کانے! تو نے یہ بات خود سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں اشتر! اللہ کی قسم میں نے خود اپنے ان دو کانوں سے سنی ہے۔ اشتر مسکرایا پھر کہنے لگا اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے لشکریوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود سوار ہوا کہنے لگا کہ ان کا معاویہ جو جھوٹی کی طرف ارادہ ہے۔

علی بن ابی طالبؓ اس کے لشکر سے فکرمند ہوئے پھر اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے تم کو امیر اس لیے نہیں بنایا کہ مجھے اہل شام جو تمہاری ہی قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد نہ کر رہے ورنہ امیر نہ بنانے کی یہ وجہ تھی کہ تم اس کے لیے اہل نہ تھے پس پھر لوگوں میں کوچ کرنے کے لیے نداء لگائی پس اشتر کھڑا ہوا یہاں تک کہ سب سے آگے والے لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اس نے ان کے لیے بیر کا دن مقرر کیا تھا میرے خیال کے مطابق پس جب اشتر نے وہ کر لیا جو کرنا تھا تو اس نے لوگوں میں اس سے پہلے کوچ کرنے کے لیے آواز لگوائی۔

(۳۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمِعَهُ، قَالَ: شَهِدْتُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَمَا دَخَلْتُ

حضرت عائشہؓ نے قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی اور مالک اشتر کا نام لے کر

بددعا دی کہ اللہ اشتر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے

المعجم الکبیر للطبرانی 139 جلد اول

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں: میں نے طلح بن خثاف کو کہتے ہوئے سنا: ہم بصورتِ وفد مدینے آئے یہ دیکھنے کے لیے کہ کس چیز کی پاداش میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا! پس جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم میں سے کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور کچھ اُمہات المؤمنین کی طرف سے ہو کر گزرنے میں چلتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا میں نے ان سے

خدمت میں سلام پیش کیا! انہوں نے جواب لوٹایا اور فرمایا: کون آدمی ہے؟ میں نے عرض کی: ایک بصری ہوں! فرمایا: بصرہ کے کس قبیلے سے؟ عرض کی: بکر بن وائل! فرمایا: بنی بکر کی کس شاخ سے؟ عرض کی: قیس بن ثعلبہ! فرمایا: کیا تو فلاں لوگوں سے ہے؟ میں نے ان سے عرض کی: اے مومنوں کی ماں! کس بات میں امیر المؤمنین حضرت عثمان کی شہادت ہوئی؟ فرمایا: قسم ہے اللہ کی! انتہائی مظلومیت کی حالت میں انہیں شہید کیا گیا! آپ رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر اللہ لعنت کرے! ابن ابوبکر سے اللہ اس کا قصاص لے! اللہ بنی تمیم کی آنکھوں کی طرف اپنے گھر میں ذلت کی چکی چلائے! اللہ بنی بدیل کا خون گمراہی پر بہا دے! اور اشتر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے! قسم بخدا! اس گروہ میں سے ایک بھی ایسا آدمی نہ تھا جس کو آپ رضی اللہ عنہا کی بددعا نڈکی ہو۔

131 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ أَبُو



قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ: أَمِنْ أَهْلِ فُلَانٍ؟ فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، فِيمَ قُتِلَ عُثْمَانُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؟ قَالَتْ: قُتِلَ وَاللَّهِ مَظْلُومًا، لَعَنَ اللَّهُ قَتْلَهُ، قَادَ اللَّهُ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ يَدَهُ، وَسَاقَ اللَّهُ إِلَى أَغْيُنِ بَنِي تَمِيمٍ هَوَانًا فِي بَيْتِهِ، وَأَهْرَاقَ اللَّهُ دِمَاءَ بَنِي بَدِيلٍ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَسَاقَ اللَّهُ إِلَى الْأَشْتَرِ سَهْمًا مِنْ سِهَامِهِ، فَوَاللَّهِ مَا مِنْ الْقَوْمِ رَجُلٍ إِلَّا أَصَابَتْهُ دَعْوَتُهَا



مالک اشتر قاتل عثمانؓ - پوسٹ نمبر 4

سیدنا عثمانؓ کا کھانا پانی بند تھا۔ ام المومنین سیدہ صفیہؓ سیدنا عثمانؓ کے دفاع کے لیے آئیں تو مالک اشتر نے ان کی سواری کے منہ پر مارا یہاں تک کہ سیدہ صفیہؓ گرنے لگیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے واپس لے چلو کہیں یہ کتا مجھے رسوا نہ کر دے۔

۲۶۶۰ - حدثنا علي أنا زهير
عبد الرحمن كلهم عن جابر بن سمرة
أميراً ، غير أن حصيناً قال في حديث
فسألت أبي ، وقال بعضهم : فسألت
۲۶۶۱ - حدثنا علي أنا زهير
يتحدثون ويأخذون في أمر الجاهل
رسول الله ﷺ (۱) .

۲۶۶۲ - حدثنا علي أنا زهير
قال سمعت جابر بن سمرة يقول : سمعت
خليفة كلهم من قريش . قال ثم روي
ثم يكون الهرج .

زهير عن كنانة ،
۲۶۶۳ - حدثنا علي أنا زهير
أبخل الناس من بخل بالسلام والبر
شجرة فاستطعت أن تبداه بالسلام فافعل

۲۶۶۴ - وبإسناده عن كنانة مولى صفية قال : رأيت قاتل عثمان رجلاً أسود من
أهل مصر ، وهو في الدار رافعاً يديه أو باسطاً يديه يقول : أنا قاتل نعثل .

۲۶۶۵ - وبه عن كنانة قال : كنت فيمن حمل الحسن بن علي جريحاً من دار
عثمان .

۲۶۶۶ - حدثنا علي أنا زهير نا كنانة قال : كنت أقود بصفية بنت حُيَ لشرذ
عن عثمان فلقبها الأشتر فضرب وجهه بغلتها حتى مالت ، فقالت : ردوني لا يفضحني
هذا الكلب ، قال : فوضعت خشباً بين منزلها وبين منزل عثمان ، ينقل عليه الطعام
والشراب .

(۱) انظر رقم [۲۰۶۸] .
(۲) في الأصل : قال ، والتصويب من شرح السنة للبغوي (۱۵ / ۳۰) فإنه أورده من طريق البغوي
عن ابن الجعد .

وسندہ صحیح

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مالک اشتر نے بہتان لگا کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا تھا، اور فصیح اور بلیغ تھا اور صفین میں علی کا ساتھی تھا۔

[سير أعلام النبلاء - ط الرسالة، ج: ٤، ص: ٣٣٣]

٦- الأشر:

ملك العرب، مالك بن الحارث النخعي، أخذ الأشراف والأبطال المذكورين.

حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَفَقِثْتُ عَنْهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ. وَكَانَ شَهْمًا مُطَاعًا زَعِيمًا^(١)، أَلَبَّ عَلَى عَثْمَانَ وَقَاتَلَهُ، وَكَانَ ذَا فَصَاحَةٍ وَبِلَاغَةٍ. شَهِدَ صَفِّينَ^(٢) مَعَ عَلِيٍّ، وَتَمَيَّزَ يَوْمَئِذٍ، وَكَادَ أَنْ يَهْزِمَ مُعَاوِيَةَ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ عَلِيٍّ لَمَّا رَأَوْا مُصَاحِفَ جَنْدِ الشَّامِ عَلَى الْأَيْسَةِ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ. وَمَا امْكَنَهُ مَخَالَفَةُ عَلِيٍّ، فَكَفَّ^(٣).

قال عبد الله بن سلمة المُرَادِي: نظر عُمرُ إلى الأُشتر، فصعد فيه النظر وصوره ثم قال: إِنَّ للمسلمين مِنْ هذا يوماً عصياً.

ولَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنْ مَوْقِعَةِ صِفِّينَ، جَهَّزَ الْأَشْتَرُ وَالْيَأْ عَلَى دِيَارِ مِصْرَ، فَمَاتَ فِي الطَّرِيقِ مَسْمُومًا، فَقِيلَ: إِنَّ عَبْدًا لِعُثْمَانَ عَارِضُهُ، فَسَمَّ لَهُ عَسَلًا. وَقَدْ كَانَ عَلِيٌّ يَتَبَرَّمُ بِهِ، لِأَنَّهُ كَانَ صُغْبَ الْمِرَاسِ، فَلَمَّا بَلَغَهُ نَعْيُهُ قَالَ: إِنَّا لِلَّهِ، وَمَا إِلَهُكَ! وَمَا مَالُكَ! وَهَلْ مَوْجُودٌ مِثْلُ ذَلِكَ؟! لَوْ كَانَ عَبْدًا لِعُثْمَانَ لَكُنْتُ أَسْلَمًا. كَانَ حَجَرًا، لَكَانَ صَلْدًا، عَلَى مِثْلِهِ فَلْتَبِكَ الْبُ

* طبقات ابن سعد ٢١٣/١، طبقات خليفة ت ١٠٥٧
٣١٧٧، الجرح والتعديل القسم الأول من المجلد الرابع ٠٧
والمختلف ٢٨، معجم الشعراء للمريزاني ٢٦٢، سبط اللؤلؤ
٧٥/١، تاريخ ابن عساكر ١٨٧/١٦، تهذيب الكمال ص ١٢٩٩،
تهذيب التهذيب ١٧/١٠، النجوم الزاهرة ١٠٢/١، وما بعدها،
المعارف الإسلامية ٢١٠/٢.

(١) زِعْرُ فلان: ساء خلقه فهو زِعْر. والزَّعْرَة: الشَّراء.

(۲) انظر ص ۱۲ تعليق •

(٣) انظر تاريخ الطبري ٤/٥ وما بعدها.

(۴) ولایت مصر وقضائہا ۲۴ واپن عساکر ۱۹۷۶ آ .



مالک اشتر قاتل عثمان - پوسٹ نمبر 6

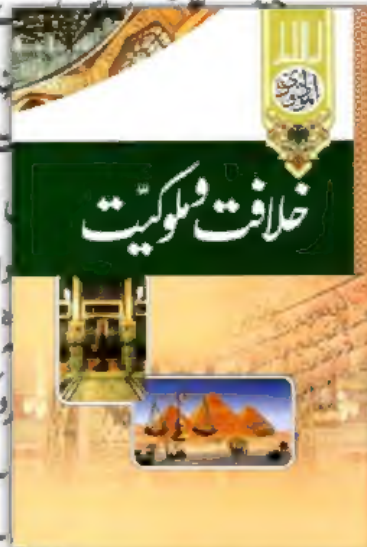
مولانا مودودی نے بھی مالک اشتر کو سیدنا عثمانؓ کا قاتل تسلیم کیا ہے

مالک اشتر نے خود بھی قتل عثمانؓ کا اعتراف کیا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ 38912 سندہ حسن)

خلافت و ملوکیت

۱۴۶

علاءؓ نے فتنے کے زمانے میں جس طرح کام کیا، وہ ٹھیک بنی شان تھا۔ البتہ صرف ایک چیز ایسی ہے جس کی تائید کی جاسکتی ہے۔ وہ یہ کہ جنگِ جمل کے بعد انھوں نے اپنا رویہ بدل دیا۔ جنگِ جمل تک وہ ان لوگوں سے وابستہ کر رہے تھے، اور ان پر گرفت کرنے کے لیے اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ سے گفتگو کرنے کے لیے جب ان کو بھیجا تھا تو ان کی نمایندگی کرتے ہوئے حضرت نے قاتلین عثمانؓ پر ہاتھ ڈالنے کو اس وقت تک مؤخر کرنے پر قادر نہ ہو جائیں، آپ لوگ بیعت کر لیں تو پھر خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینا آسان ہو جائے گا۔^① پھر جنگ سے عین پہلے جو گفتگو ان کے اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کے درمیان ہوئی اس میں حضرت طلحہؓ نے ان پر الزام لگایا کہ



آپ خونِ عثمانؓ کے ذمہ دار ہیں، اور انھوں نے جواب میں فرمایا: لعن اللہ قتلۃ عثمان (عثمانؓ کے قاتلوں پر خدا کی لعنت)۔^② لیکن اس کے بعد بتدریج وہ لوگ ان کے ہاں تقرب حاصل کرتے چلے گئے جو حضرت عثمانؓ کے خلاف شورش برپا کرنے اور بالآخر انھیں شہید کرنے کے ذمہ دار تھے، حتیٰ کہ انھوں نے مالک بن حارث الاشتر اور محمد بن ابی بکر کو گورنری کے عہدے تک دے دیے، درآں حالیکہ قتلِ عثمانؓ میں ان دونوں صاحبوں کا جو حصہ تھا وہ سب کو معلوم ہے۔ حضرت علیؓ کے پورے زمانہ خلافت میں ہم کو صرف یہی ایک کام ایسا نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی طرح حضرت علیؓ نے بھی تو اپنے متعدد رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز کیا، مثلاً حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبید اللہ بن عباسؓ، حضرت گھم بن عباسؓ وغیرہم۔ لیکن یہ حجت پیش کرتے وقت وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یہ کام ایسے حالات میں کیا تھا جبکہ اعلیٰ درجے کی صلاحیتیں رکھنے والے اصحاب میں سے ایک گروہ ان کے ساتھ تعاون

سیدنا علیؓ کا اشتر کو اڑانے کا منصوبہ

سیدنا علیؓ نے جب اپنے چاچا کے بیٹے عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا حاکم بنایا تو مالک اشتر غصہ میں آگیا اور اس نے سیدنا علیؓ کو چھوڑنے کا ارادہ بنا لیا یہ خبر سیدنا علیؓ کو پہنچی تو آپ نے ارادہ بنایا کہ ایک لشکر بھیج کر اسے مار دیا جائے مگر پھر مصلحت کی خاطر ارادہ تبدیل کیا اور خط لکھ کر اشتر کو راضی کیا (مصنف ابی ابی شیبہ 38912 و سندہ حسن)

باب (۱ - ۱)

۴۱۔ کتاب الجمل

۳۶۶

ت غلاماً - فقال أبي: إني اغتمزتها في غفلة - قلت: أن تلد كل مذبذبة غلاماً!

فقال أبي فقال: أوصي بي صاحب البصرة، فإن لي - لو قد رأيك صاحب البصرة لقد أكرمك، قال:

فخرج أبي من عنده فلقه رجل، قال: فقال: قد - عطياً، فاستعمل ابن عباس على أهل البصرة،

الشام يوم كذا وكذا، قال: فرجع أبي فأخبر - الأشتر، قال: فقال لأبي: أنت سمعته؟ قال: فقال أبي: لا، قال: فنهره

وقال: اجلس، إن هذا هو الباطل، قال: فلم أبرح أن جاء رجل فأخبره - مثل خبري، قال: فقال: أنت سمعت ذلك؟ قال: فقال: لا، فنهره نهره

دون التي نهرني

جاء بمثل خبر

۱۴ - قال:

يضطرب - في

البصرة، وزع

سمعته يا أعر

فتبسم تبسماً

بالمدينة؟!

۱۵ - قال: ثم قال: قوموا فاركبوا، فركب، قال: وما أراه

يريد يومئذ إلا معاوية، قال: فهم عليؓ أن يبعث خيلاً تقاتله، قال: ثم كتب

إليه: إنه لم يمنعني من تأميرك أن لا تكون لذلك أهلاً، ولكنني أردت لقاء



علیؓ نے ارادہ کیا کہ گھڑ
سواروں کا ایک دستہ
بھیجیں جو اس (اشتر) سے
جنگ کرے

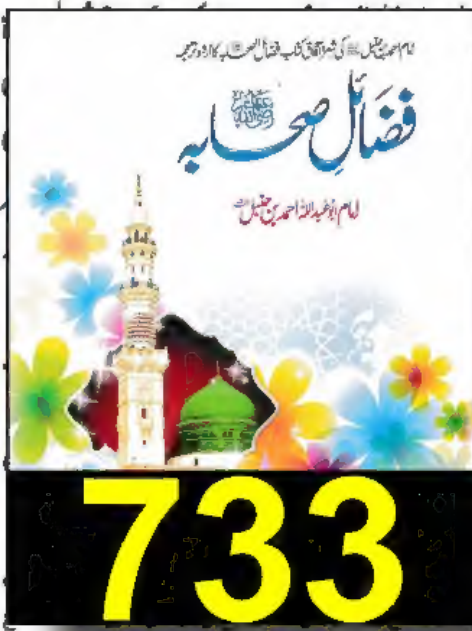
مالک اشتر قاتل عثمانؓ - پوسٹ نمبر 8

سیدہ عائشہؓ نے قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی اور اشتر کا نام لے لے کر بددعا کی کہ اے اللہ! اسکی طرف تیر بھیج جو اسے ہلاک کر دے (المعجم الکبیر طبرانی: 131 و سندہ صحیح) جب سیدنا علیؓ کو پتہ چلا کہ سیدہ عائشہؓ نے قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی ہے تو سیدنا علیؓ نے بھی ہاتھ اٹھا اٹھا کہ قاتلین عثمانؓ پر لعنت کی (فضائل صحابہ: 733 و سندہ صحیح)

نوٹ: مالک اشتر سیدنا عثمانؓ کا قاتل ہے اس نے خود قتل کا اعتراف کیا [مصنف ابن ابی شیبہ: 38912]

238

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم



۷۳۰۔ ام عمر بنت حسان اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے انتظام کرے گا اُسے جنت ملے گی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ! مجھ پر مزید بوجھ ڈالے؟ آپ ﷺ نے مزید بوجھ ڈالا گا، یہ سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے باپ کو یاد بھی مگر ام عمر بھول گئی، وہ کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ جیش اعمرہ کے لیے سامان مہیا کیا تھا۔ ❁

[731] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو معاوية قال حدثني الأعمش عثمان ما ألونا عن أعلما ذي فوق

۷۳۱۔ عبد اللہ بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے صاحب فضیلت کے انتخاب میں کوئی

[732] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن حميد وهو الرازي قال نا جابر عن سميد بن جبور عن بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان بن عفان .

۷۳۲۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب تم پر اس راستے سے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ وہاں سے نمودار ہوئے۔ ❁

[733] حدثنا عبد الله نا أبي قال حدثنا أبو معاوية قال حدثنا أبو مالك الأشجعي عن سالم بن أبي الجعد عن محمد بن الحنفية قال بلغ عليا ان عائشة تلعن قنطرة عثمان في المريد قال فرقع يديه حتى بلغ بهما وجهه فقال وانا ألعن قنطرة عثمان لعنهم الله في السهل والجبل قال مرتين أو ثلاثا .

۷۳۳۔ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ”مرید“ میں قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجی ہے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ انہیں اپنے چہرے کے برابر لے آئے اور کہا: میں بھی قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجتا ہوں، اللہ تعالیٰ بھی قاتلین عثمان پر میدان اور پہاڑ میں (جہاں کہیں بھی ہیں) لعنت بھیجے۔ دو یا تین مرتبہ انہوں نے یہ بات کہی۔ ❁

[734] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قنطرا هشيم عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة قال قالوا يا أم المؤمنين أخبرينا عن عثمان قال فاستجلست الناس فحمدت الله وألنت عليه فقالت يا أيها الناس انا نقمنا على عثمان ثلاثا إمرة الفتى والهي وضربه السوط ثم تركتموه حتى إذا مصبموه موسى الثوب عدوتم عليه الفقر الثلاث حرمة دمہ الحرام وحرمة البلد الحرام لعثمان كان اتفاهم للرب واحصنهم للفرج واصلهم للرحم .

❁ تحقیق: اسنادہ ضعیف لا یقطعہ والدھ یشیح: تخریج: مسند الامام احمد: 70/2؛ سنن النسائی: 46/6

❁ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: مسائل احمد لابن ہانی: 170/2؛ کتاب المعرفة والدرج للمفسوی: 86/2

❁ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل محمد بن حمید الرازی: تخریج: لم اقف علیہ

❁ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: تاریخ المدینہ لابن ہبہ: 382/2



الحرکت اونٹ خرید لو پس میں نے ایک سردار سے ایک جوان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا آپ کا بیٹا مالک آپ سے سلام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر اپنے اونٹ کی جگہ پہنچ جائیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ میں واپس اس کے پاس آیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

کلیب کہتے ہیں کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پھر اپنی کلائی سے آستین بٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی موت پر مجھے ملامت کر رہی ہیں میں تو قلیل سی جماعت میں آیا تھا۔ پھر اچانک ابن عتاب آئے اور مجھ سے مقابلہ کیا اور کہنے لگا تم مجھے اور مالک کو قتل کر دو پس میں نے مارا اور وہ بہت بری طرح گرا پھر میں ابن زبیر کی طرف لپکا انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اور مالک کو قتل کر دو اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ یہ کہہ دے کہ مجھے اور اشتر کو قتل کر دو اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ہماری عورتیں غلاموں کو جنم دیں عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ پھر اکیلے میں اس سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ کے غلام جتنے والے قول نے آپ کو کیا فائدہ دیا وہ مجھ سے قریب ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاحب بصرہ (علی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مجھ کو وصیت کیجیے کیونکہ میرا مقام آپ کے بعد ہی ہے کلیب نے اسے کہا کہ اگر صاحب بصرہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کا ضرور اکرام کریں گے۔ عاصم بن کلیب کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا۔ پس میرے والد محترم وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے تو میرے والد کو ایک آدمی ملا

اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے خطبہ دیا اور عبد اللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں دن شام کی طرف جانے والے ہیں۔ پس میرے والد محترم کو کہا یہ بات تو نے خود سنی ہے تو میرے والد نے کہا نہیں تو اشتر نے میرے والد کو ڈانٹا اور کہا بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے میرے والد کہتے ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص نے ایسی ہی خبر دی۔ اشتر نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم نے خود دیکھا ہے اس نے کہا نہیں پھر اسے بھی کچھ کہا یہ بھی تمہارے جیسی خبر لے کر آیا ہے جبکہ میں لوگوں کی ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عتاب تغلبی آیا اس کی گردن میں تلواریں تھیں۔ یہ تمہارے مومنین کا امیر ہے؟ فلاں فلاں دن وہ شام کی طرف جانے والا ہے۔ اشتر نے اس سے کہا اے کانے! تو نے یہ بات خود سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں اشتر! اللہ کی قسم میں نے خود اپنے ان دو کانوں سے سنی ہے۔ اشتر مسکرایا پھر کہنے لگا اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین) کو

مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے لشکریوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود سوار ہوا کہنے لگا کہ ان کا معاوضہ میری طرف سے ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکر مند ہوئے پھر اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے تم کو امیر اس لیے نہیں مقرر کیا ہے کہ تم لوگوں کے لیے اہل قتل ہو۔ قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد درکار ہے ورنہ امیر نہ بنانے کی یہ وجہ نہ تھی کہ تم اس کے لیے اہل قتل ہو۔ اس کے لیے نداء لگائی پس اشتر کھڑا ہوا یہاں تک کہ سب سے آگے والے لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اس نے کہا تم میرے خیال کے مطابق پس جب اشتر نے وہ کر لیا جو کرنا تھا تو اس نے لوگوں میں اس سے پہلے کہ

(۲۸۹۱۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمِعَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ

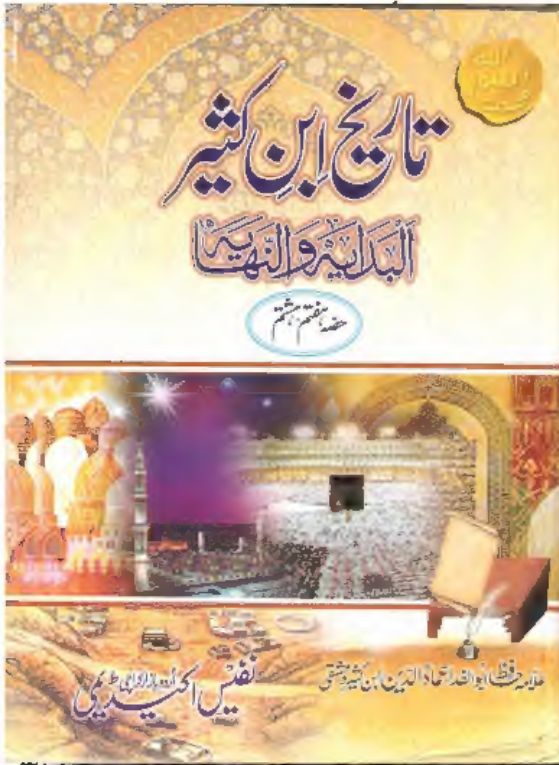
حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

سیدنا علیؑ نے ایک جگہ ارادہ کیا کوچ کرنے کا اور اعلان کیا ایک بھی بندہ میرے ساتھ ایسا نہ ہو جس نے قتل عثمانؓ میں شرکت کی ہو، تو اڑھائی ہزار لوگ الگ ہو گئے جس میں مالک اشتر بھی تھا مگر کوئی ایک بھی صحابی شامل نہیں تھا، مالک اشتر نے کہا طلحہؓ و زبیرؓ میرے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے اگر سیدنا علیؑ نے ان سے صلح کی ہے تو ہمارے خون پہ کی ہے اگر ایسا ہے تو ہم علیؑ کو بھی عثمانؓ کے پاس پہنچا دیں گے

۳۱۴ھ میں رونما ہونے والے حالات و واقعات کے بارے میں

۳۱۴

البدایہ والنہایہ: جلد ہفتم



میری رائے یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کا علاج سکون دینا ہے اور اگر تم لوگ ہماری بیعت کرو تو یہ بھلائی اور رحمت کی خوشخبری اور بدلہ کوئی بات نہ مانو تو یہ شر اور اس حکومت کے تباہ ہونے کی علامت ہوگی بھلائی کی چابیاں بن جاؤ اور ہمیں مصیبت کا نشانہ نہ بناؤ کہ تم خود بھی قسم بخدا میری یہی رائے ہے اور میں آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں امت سے جس کا متاع قلیل ہے اپنی حاجت پوری کرے گا اور جو مسکین چکی ہے وہ ایک عظیم بات ہے اور یہ ایک شخص کے دوسرے شخص کو قتل کے دوسرے قیلے کو قتل کرنے کی طرح نہیں ہے انہوں نے جواب دیا کہ اگر حضرت علیؑ جیہاد آئیں اور ان کی رائے بھی آپ جیہاد قحطکار جیہاد نے واپس جا کر حضرت علیؑ کو بتایا تو آپ اس بات کو ناپسند کرنا تھا اس نے اسے ناپسند کیا اور جس نے اسے پسند کرنا تھا پیغام بھیجا جس میں آپ کو بتایا کہ وہ صلح کے لیے آئی ہیں پس دونوں دیا اور جاہلیت اور اس کی بدبختی اور اس کے اعمال کا ذکر کیا اور پھر

تعالیٰ نے ان کو ان کے نبی ﷺ کے بعد خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر یہ واقعہ ہوا جس نے امت پر زیادتی کی، کچھ لوگوں نے دنیا طلب کی اور اللہ نے اس پر جو انعامات کیے اور جن فضیلتوں سے اسے سرفراز فرمایا، ان پر حسد کیا اور اس کی باتوں کو پشت کے بل واپس کرنا چاہا اور اللہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے پھر فرمایا آگاہ رہو میں کل کوچ کرنے والا ہوں پس تم بھی کوچ کرو اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہو اور جب آپ نے یہ بات کہی تو ان کے رؤساء کی ایک جماعت جیسے اشتر بنی شریح بن اونی، عبداللہ بن سبا المعروف بابن السوداء، سالم بن ثعلبہ، غلاب بن الہیثم اور ان کے علاوہ اڑھائی ہزار آدمی اکٹھے ہو گئے اور ان میں کوئی صحابی شامل نہ تھا واللہ الحمد اور کہنے لگے یہ کیا رائے ہے اور قسم بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو تھلا کر تے ہیں اور اس کے زیادہ عامل بھی ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے وہ تم سن چکے ہو کل وہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی مراد تمہاری ساری قوم سے ہے اور تم سے یہ کیسے ہوگا حالانکہ ان کی کثرت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد قلیل ہے؟ اشتر نے کہا، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہمارے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے، مگر آج تک ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کا پتہ نہیں چلا، اور اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے اور اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیں گے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے، ابن السوداء نے کہا تمہاری رائے بہت بری ہے، اگر ہم نے انہیں

مالک الاشر نے عثمان کے قتل کا اعتراف کیا: محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے اپنے شیخ زیاد بن ایوب الطوسی، ثقہ حافظ سے انہو نے اپنے شیخ مصعب بن سہام التمیمی، الکوفی (صدوق حسن الحدیث) سے انہو نے اپنے شیخ محمد بن سواق الغنوی، الکوفی (ثقہ فاضل) سے انہو نے اپنے شیخ مصم بن کلیب الجرمی سے انہو نے اپنے والد کلیب بن صہاب الجرمی ثقہ سے انہو نے فرمایا: (وأتاه الخبر باستعمال علي ابن عباس، فغضب وقال: علام قتلنا الشيخ! إذ اليمن للعبيد الله، و الحجار لقثم، و البصرة لعبد الله، و الكوفة لعلي) الاشر کو جب معلوم ہوا کہ علیؑ نے عبد اللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل بنا دیا تو غصہ میں پولا کیا اسی لئے ہم نے اس بوڑھے (عثمانؓ) کو قتل کیا تھا کہ یمن عبید اللہ بن عباسؓ کو دے دیا جائے، حجاز قثم بن عباسؓ کو، بصرہ عبد اللہ بن عباسؓ کو اور کوفہ خود علیؑ لے لیں۔

۱۹۲

ظان . ليس كذلك، ولكن

ألم نعلم أبا سفياناً ؟ نعم الشيخ ذلك ذا الطباع
وإذا قلّ عطف بالحرف حتى يقوم فيصحب الله دافع

ثم سار حتى نزل إلى جانب البصرة ، وقد عتد على طليعة وقرير ، فقال لنا أصحابنا من أهل البصرة : ما سمعتم إسمائنا من أهل الكوفة يريدون ويقولون ؟ قلنا يقولون خرجنا للفتح وما نريد قتالاً ، فيما هم على ذلك لا يجدون أنفسهم بيده ، إذ خرج عبيد الله بن عباس مع قسرين فسادوا ثم قراموا ، ثم تابع عبيد الله بن عباس ، ثم ثلث الشفاء ، وشيت الحرب ، وأجلبهم إلى الخندق ، فاعتصموا عليه حتى أجلبوا إلى موضع القتال ، فدخل منه أصحابنا على وترج الأعراب .

وكان على الأعراب شديداً ، ولا شجيرة وأهل جريح ، ولا تخطيط الدروع ، ونهض الناس ، ثم بحث إليهم أن يخرجوا للبيعة ، فباسمهم على الرماة وقال من عرف شيئاً فليأخذ به حتى ما يفي في العسكرية . فقال ابن أمراءكم ؟ فقال المنطرب أصبوا تحت شعار الحمل ، فخرج من البيعة ، واستعمل عبد الله ابن عباس وهو يريد أن يقيم حتى يحكم أمرها ، فامرئ الأشرار أن لشري له أمي . سمير ، بصرة عمت ، فقال انت به عائنة ، وأمره على السلام ، فقبل ، فدخلت عليه وقالت أريدك عيه ، فأبانه ، قال . ناولني حاشية أن ألتك ابن أختها !

وأتاه الخبر باستعمال علي ابن عباس فغضب وقال علام قتلنا الشيخ ؟ إذ اليمن لعبد الله ، والحجاز لقثم ، والبصرة لعبد الله ، والكوفة لعلي . ثم دعا بدائه فركب راجعاً وبيع ذلك علياً قنادي . فزجيل ،

ثم أجدت قسراً فلقن به فلم يره أنه قد بلغه عنه وقال ما هذا السير ؟ سيقنا ! وعنى أن شرك والحروج أن يبيع في أنفس الناس شرراً

۱۹۰

دفع لرمها وطلعه حتى تمكّل له :

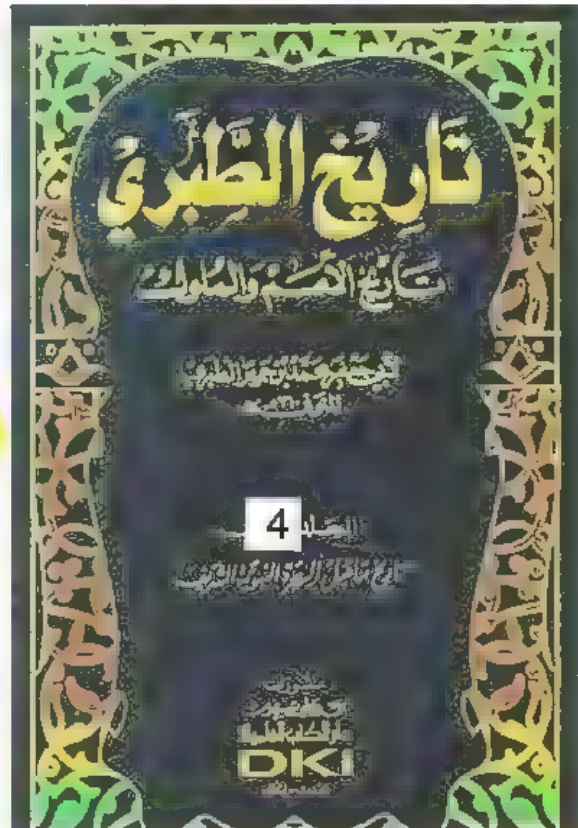
ألا أبلغ بني بكرم رسولاً
نيزجيع ظنكم منكم عتكم
مؤيد الساعدين هـ رسول
وتخلل حل عتلا :

ألم نعلم أبا سفياناً ؟ نعم الشيخ ذلك ذا الطباع
وإذا قلّ عطف بالحرف حتى يقوم فيصحب الله دافع
ولأنه من خرافة حتى بكر

...

قال أبو جعفر . اخرج إلى زياد بن أبيه كتاباً فيه أحداث من شعير ذكر أنه سمعها منهم ، فقرأ حل بعضها ولم يقرأ حل بعضها ، فمك لم يقرأ حكتي من ذلك فكتبته منه ، قال . حدثنا مصعب بن سلام التميمي ، قال : حدثنا محمد بن حنيفة ، عن حاتم بن كليب الجرمي ، عن أبيه ، قال . رأيت قبا يرى قائم في زمان حيان بن حسان أن رجلاً يلى قور الناس مريضاً على فراشه وعند رأسه امرأة ، فقامت من دونه وبتت شئاً ، إليه فلو أنهم المرأة لا تهاجروا ، ولكنها لم تفل ، فاستلموا فقتلوا . فمكت أنس رواية على الناس في الحضر والحضر ، فسمعهم ولا يرون ما يقولها ! فلما قل حيان رضي الله عنه أتانا الخبر ونحن راغبين من عتلا ، فقال أصحابنا : وذاك يا كليب . فأتينا إلى البصرة فلم نلت إلا قليلاً حتى قيل : هذا طليعة وقرير معهما لم لا يهين ، فخرج ذلك الناس فاستبوا ، فإنا هم يزعمون الناس أنهم إنما خرجوا غشياً لمكان طرية ما سمعوا من عتلا ، ولأن لم لا يهين قائل : غشياً لكرمل حيان في ثلاث : إمارة النخبة ، وبيع القمامة ، وشرية السوط والحساء ، فأنصتوا لأن لم نغضب له طبعكم في ثلاث جرمية إليه : حومة الدهر ، وإبلاد ، ولهم . فقال الناس : أقم قبايها حلماً وتدخلوا في كره ! فقلنا : عتلا

(۱) يمشد إلى : يمشد .



[illegible]

حافظ ذہبی مالک بن الحارث الأشتراحمی کے بارے میں لکھا: (زَ عِرَاءُ اللَّبِّ عَلٰی عَثْمَانَ وَقَاتَلَهُ، وَكَانَ ذَا فَصَاحَةٍ وَبَلَاغَةٍ شَهِدَ صَفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ)۔ بہتان لگا کر اس نے عثمان کو قتل کر دیا تھا۔ وہ فصیح اور بلیغ تھا اور صفین میں علی کا ساتھی تھا۔

٦- المشترع

منك العرب، مالك بن المعارث النخعي، أخذ الأشراف والأبطال المذكورين.

حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَفَقِئْتُ عَنْهُ يَوْمَ الْبِرْمُوكِ. وَكَانَ شَهْمًا مُطَاعًا زَعْرًا^(١)، أَلَبَّ عَلَى عَشْمَانَ وَقَاتَلَهُ، وَكَانَ ذَا لَصَاحَةِ وَبِلَاغَةٍ. شَهِدَ صَنْعِينَ^(٢) مَعَ عَلِيٍّ، وَتَمَيَّزَ يَوْمَئِذٍ، وَكَادَ أَنْ يَهْزِمَ مُعَاوِيَةَ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ عَلِيٍّ لَمَّا رَأَوْا مُصَاحِفَ جَنْدِ الشَّامِ عَلَى الْأَيْمَنِ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ. وَمَا امْكَنَهُ مَخَالَفَةُ عَلِيٍّ، فَكَفَّ^(٣).

قال عبد الله بن سلمة المُرادي: نظر عُمر إلى الأُشتر، فصعد فيه النظر وصوبه ثم قال: إِنَّ للمسلمين مِنْ هذا يوماً عصيباً.

ولمَّا رَجِعَ عَلِيٌّ مِنْ مَوْقَعِ صَيْفِينَ، جَهَّزَ الْأَشْتَرُ وَالْيَا حُلَى دِيَارَ مِصْرَ،
فَمَاتَ فِي الطَّرِيقِ مَسْهُومًا، فَقِيلَ: إِنَّ عَبْدًا لِعِثْمَانَ عَارِضُهُ، فَسَمَّاهُ عَسَلًا.
وَقَدْ كَانَ عَلِيٌّ يَهْتَرُمُ بِهِ، لِأَنَّهُ كَانَ ضَعِيفَ الْمِرَاسِ، فَلَمَّا بَلَغَهُ نَعْيُهُ قَالَ: إِنَّا لِلَّهِ،
وَمَا مَالُكَ. وَقَدْ مَرَّ مِثْلُ ذَلِكَ ١٩ لَوْ كَانَ حَدِيدًا، لَكَانَ قَيْدًا، وَلَوْ
كَانَ خَبِيرًا، لَكَانَ صَلْدًا، عَلَى مِثْلِهِ فَلْتَبِكَ الْبَوَاكِي (٤٨).

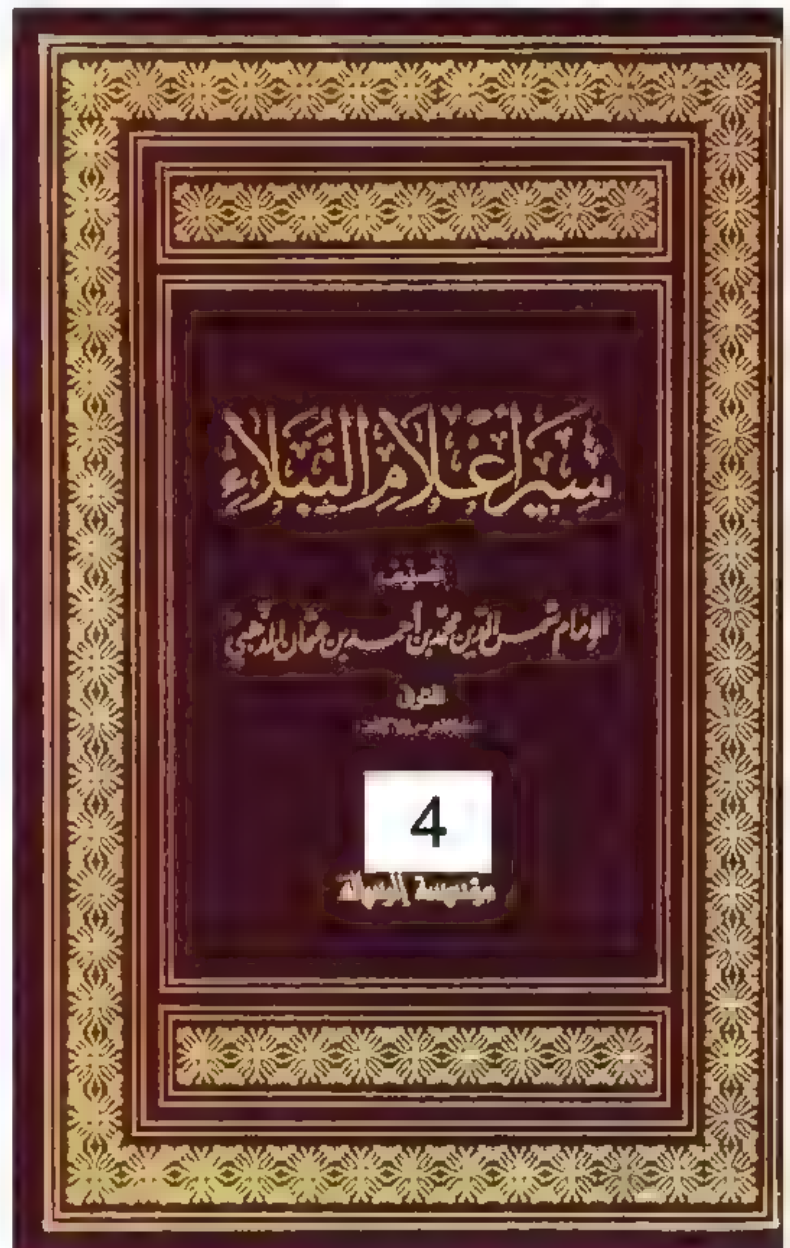
• طبقات ابن سعد ٢١٦٩، طبقات خليفات ١٠٥٧، المحبر ٢٣٤، تاريخ البخاري ٣١٧٧، الجرح والتمثيل القسم الأول من المجلد الرابع ٢٠٢، الولاة والقبضة ٢٢، المؤلف والمخطوط ٢٨، معجم الشعراء للحريزي ٢٦٢، سبط التلي ٢٧٧، شرح الحاشية لثوريي ٧٥٩، تاريخ ابن عساكر ١٨٧٩، تهذيب الكمالي ١٢٩٩، المعبر ٤٥٩، الإصابات ٨٣٤١، تهذيب التهذيب ١١٨٠، النجوم الزاهرة ١٠٢٨، وما بعدها، خلاصة تهذيب الكمالي ٣٦٦، دائرة المعارف الإسلامية ٢١/٢

(١) زجر فلان: ساء خلقه فهو زجر. والزجارة: الشراصة وسوء الخلق.

(۷) انظر من ۱۲ تعليق ۵

(٣) انظر تاريخ الطبري ٤٨٥ وما بعدها.

(۴) ولایت مصر وقضائہا ۷۴ واپس حکمران ۱۹۷۶ء



مالک الاشتر عثمان کا قاتل تھا۔ امام ابو بکر ابن ابی شیبہ العیسیٰ (ثقة حافظ) نے اپنے شیخ ابواسامہ، حماد بن اسامة القرشی (ثقة ثبت) سے، انہوں نے اپنے شیخ العلاء بن منہال الغنوی الکوفی (ثقة، ابو زرعة الرازی، عجل، ابن حبان) سے انہوں نے عاصم بن کلیب الجرمی (ثقة) سے انہوں نے اپنے والد کلیب بن شهاب الجرمی، الکوفی، (ثقة) سے، انہوں نے فرمایا: حضرت علیؑ نے عبداللہ ابن عباسؓ کو بصرہ کا عامل مقرر کیا۔ اور الاشتر نجفی کے ساتھی عتاب تغلی نے الاشتر کو اس بات کی خبر دی (هذا امیر مؤمنیکم قد استعمل ابن عمه علی البصرة) یہ تمہارے مومنین کا امیر، نے اپنے چاچے کے بیٹے کو بصرہ کی حکومت دے دی، تو الاشتر مسکرایا اور بولا: (فقال: فلا ندري اذن علی م قتلنا الشیخ بالمدينة؟) اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین عثمان غنی) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟

۳۶۰ ۱۔ کتاب الجمل باب (۱-۶)

ولا ان كل مذحجية ولدت غلاماً - فقال ابی: ہی المصنفة هی غفلة - قلت: ما یضیک أنت إذا قلت: ان ولد كل مذحجية غلاماً

۱۳ - قال: لم دنا منه فی فقال: لومني بی صاحب البصرة، فان لی مقاماً بعدکم، قال: فقال لو قد رآک صاحب البصرة لقد اکرمک، قال: کانه یری انه الامیر، قال: فخرج لی من عنده فقیه رجل، قال: فقال قد قام امیر المؤمنین قبل غطیباً، فاستعمل ابن عباس علی أهل البصرة، وزعم انه سائر إلی أهل الشام یوم کذا وکذا، قال: فرجع لی فأخبر الاشتر، قال: فقال لابی: أنت سمعته؟ قال: فقال لابی: لا، قال: فلیبره وقال: اجلس، ان هذا هو الباطل، قال: فلم أبرح اذ جاء رجل فأخبره مثل خبری، قال فقال أنت سمعت ذلك؟ قال فقال: لا، فلیبره فبره دون التي نهرنی، قال: ولعلی إلی وأنا فی جانب القوم، أي: ان هذا قد جاء بمثل خبرک.

۱۴ - قال: قد علمت ان جد عتاب النعس والسمی بخطر - أو بخطر - فی عطفه فکان هذا امیر مؤمنیکم قد سمعن من عمه علی البصرة، وزعم انه سائر إلی الشام یوم کذا وکذا، فان قال له الاشتر أنت سمعته یا عور؟ قال: یی واقه یا اشتر، لأنا سمعته بأدنی حاتین، قال: فسم سمی به کثیور، قال: فقال علا ندري دن عمن م هذا الشیخ بالمدينة؟

۱۵ - قال: لم قال لمذحجیته - قوموا فارکبوا، لركب، قال: وما لواء یرید یومئذ إلا معاویة، قال: لهم علی ان یبعث غیلاً یقاتله، قال: لم کتب إلیه انه لم یمنعني من تأمیرک ان لا تكون لذلك أهلاً، ولكنی أروئت لقله

۳۶۰ ۱۔ کتاب الجمل باب (۱-۶)

۱ - فی مسیر عائشة وعلی وطالحة والذیر رضي الله عنهم

حدثنا حدثه بن یونس قال: حدثنا یحییٰ بن یحییٰ قال: حدثنا ابو بکر قال:

۳۸۹۱۲ - حدث ابو اسامة قال: حدثني الاملاء بن سہال قال: حدثنا عاصم بن کلیب الجریمي قال: حدثني ابی دان حاصراً یوم وعب رجل من بی سلیم یقال له معاصم بن مسعود، قال: فلهذا ان استجتمعا - قال: وعلی قمیص خشن - انطلقت إلی فیل من القتل الذین قتلنا من الحکم، قال: فأخذت حمیص بعض اولئک القتل، قال: وعبد اللہاء، ففعلت بین الحیجار، وذلک حتى أتیته ولیسته ودخلت القرية فأخذت إبرة

وقد لال المصنف فی «الفتح» ۱۳ ۵۱ اول شرحه لحدث لی بكرة (۷۰۹۹) مجمع صبر بن شیخ فی «کتاب أخبار البصرة قصة الجمل مطوكة»، وما أنا المصنف، والمصنف علی ما أوردہ بعد صمیع أو حسن، وأین ما عدله، فیتبین الرجوع إلیه فی هذا الباب

وقد روی البیہقی (۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۶۹۳۵، ۷۱۲۱)، وسمی ۴ ۲۲۱۴ (۱۷) من لی حریرة رضي الله عنه حديثاً طویلاً، من قوله صلى الله عليه وسلم: «لا تقوم الساعة حتى تقتل ثلاث حقبتان، وتكون بیهما ملقة عظيمة، ودعوهما واحدة»

قال المصنف فی شرح الرواية الأولى ۶-۶۱۶، ونحوه فی شرح الرواية الأخيرة ۱۳ ۵۵ (المراد بهذا - بالفتن - من كان مع علی ومعاوية لسا تعار، بعضی..)، وقال ابن کثیر فی «تذیلہ» ۶-۲۱۹: فرماتان گفتان هما اصحاب الجمل وکسحاب صفی، إناهما جیباً یدعون إلی الإسلام، ولما خذلوا فی شیء من أمور الملک، ودرامه المصالح المآل نفمها علی الأمة والرحماء، وكان ترك الثلاث أولى من فعله، كما هو متجرب جمهور الصحابة

۳۸۹۱۲ - رجاء قلت، حی عاصم بن کلیب.



حافظ ابن حبان اور مالک الاثر: حافظ ابن حجر نے لکھا: ابن حبان نے اسکا ذکر اشقات میں کر کے لکھا یرموک میں یہ موجود تھا اور یہ اپنی قوم کے سرداروں میں سے تھا اور یہ وہ شخص تھا (وكان ممن يسعى في الفتنة) جس نے فتنہ کی سب سے زیادہ کوشش کی، اور (والب علي عثمان) عثمان کے خلاف فتنہ اور شراکیزی پھیلانے میں شامل تھا، اور (وشه د ح ص ر ه) عثمان کے گھر کا محاصرہ کرنے والوں میں یہ آدمی شامل تھا۔

ج (۱۰) تہذیب التہذیب ۱۲ المیم مالک

ادرك الجاهلية وروى عن عمرو بن علي وخالد بن الوليد وابي ذر ورواه عنه ابنه ابراهيم وابو حسان الاعمري وكتانة مولى صفية وعبد الرحمن بن يزيد وعلقمة بن قيس ومخرمة بن دبيعة التميميون وعمرو بن غالب الحمداني وذكره ابن سعد في الطبقة الاولى من تابعي اهل الكوفة قال وكان من اصحاب علي وشهد معه الجمل وصفين وشاهده كلها قال ولاه علي مصر فلما كان بالقاهرة شرب شرابا عسلا فمات وقال المصلي كوفي تابعي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات قال شهد اليرموك فذهبت عنه يومئذ وكان رئيس قومه وكان ممن يسعى في الفتنة والب علي عثمان وشهد مصر قال ابن يونس ولاه علي مصر بعد قيس بن سعد بن عباد فساد حتى باع القلوم فمات بها يقال مسوعا في شهر رجب سنة سبع وثلاثين وروى ان عليا اعماه الى قومه واتى عليه ثناء حسنا قلت وقال منها سألت احمد عن الاشتهار بروي عنه الحديث قال لا اتعني ولم يرد احمد بذلك تضعيفه وانما نفي ان تكون له رواية وقد وقع له ذكر في ضمن اثره لعله البخاري في صلاة الخوف قال قال الوليد ذكرت للاوزاعي صلاة شرحبيل بن السمط واصحابه على ظهر الدابة فقال كذلك الامر عندنا اذا تخوفت القوت انتهى وهذا الاثر رواه عمرو بن ابي سلمة عن الاوزاعي قال قال شرحبيل بن السمط لاصحابه لا تفعلوا صلاة الصبح الا على ظهر فزل الاثر ففصل على الارض فانكر عليه شرحبيل وكان الاوزاعي ياخذ بهذا في طلب المدو

بم د س - مالک بن الحارث السلی الرقی ویتقال الکوفی روى



حافظ ابن کثیر نے لکھا: حضرت علیؑ نے فرمایا کل میں کوچ کر نیوالا ہوں، اور (ولا یرتحل معی أحد أعان علی قتل عثمان بنی، من أمور الناس) ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جسے عثمان کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہوں۔ تو ابن کثیر نے لکھا: رؤساء کی ایک جماعت جس میں الاشتر نخعی، شریح بن اوفی، عبداللہ بن سبا، بایں السوداء، سالم بن ثعلبہ، غلاب بن الہیثم، اور اڑھائی ہزار آدمی جمع ہو گئے اور (ولیس فیہم صحابہ واللہ الحمد) ان میں سے کوئی بھی صحابہ شامل نہیں تھا واللہ الحمد۔ الاشتر نے کہا (فقال الأشتر:) طلحہ اور زبیر کی رائے تو معلوم ہے، علیؑ کی ہمارے بارے میں رائے کا پتہ نہیں چلا، (فان کان قد اصطلح معہم فإنما اصطلحوا علی دماننا) اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کر لی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے، (فان کان الأمر هكذا ألحقنا علیا بعثمان، فرضی القوم منا بالسکوت) اگر بات ایسی ہی ہے تو ہم حضرت علیؑ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دینے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے۔ (معاذ اللہ)

الہدیۃ والنبایہ جلد اول ۳۱۳

بہرہ کی رائے سے کہ جو کوئی سوچے اس کا جان سکوں
اگر تم لوگ ہمیں بیعت کرو تو یہ بھلائی اور رحمت کی خوشخبری
کوئی بات نہ ہو تو یہ شرور اور حکومت سے تباہ ہونے کی علامت
بھلائی کی چٹائی بن جاؤ اور ہمیں معصیت کا نشانہ نہ بننا کہ
قسم بھری ہوئی رہے اور ہمیں آپ کو اس طرف دم
امت سے جس کا ستارہ نکلتا ہے اپنی حاجت پوری کرے؟
جنگی ہے وہ ایک عظیم بات ہے اور یہ ایک قسم کے دوسرے
کے دوسرے قیاسی و کئی کرنے کی طرح نہیں ہے انہوں
جائیں کہ حضرت علیؑ کی حدود آئیں اور ان کی رائے کو
تھکا کر جمع ہونے والیں یا کہ حضرت علیؑ کی حدود کو تباہ کر دے
ناپسند کرنا تھا اس سے اسے پسند کیا اور جس نے اسے پسند
پیغام بھیجا جس میں آپ کو تباہ کر دینے کے لیے آئی ہیں یہ سب
دیا اور جاہلیت اور اس کی بدعتی اور اس کے اعمال کا ذکر کریں
تھا نے ان کو اس کے نبی ﷺ کے بعد علیؑ کو ہر حد تک محدود کر دیا پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطابؓ پر پھر
حضرت عثمانؓ کی حدود پر پھر یہ واقعہ ہوا جس نے امت پر زیادتی کیا کچھ لوگوں نے دنیا طلبی کی اور اللہ نے اس پر جو
الغایات کیے اور جس لطیفیت سے اسے سرفراز فرمایا ان پر حسد کیا اور اسلام اور اس کی باتوں کو پشت کے تل والیں کرنا چاہا اور اللہ
اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے پھر فرمایا: کارہوں میں مل کوچ کرنے والا ہوں جس تم بھی کوچ کرنا اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص
کوچ نہ کرے جس نے حضرت عثمانؓ کی حدود سے کٹ کر لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہو اور جب آپ نے یہ بات کہی تو ان کے رؤساء کی
ایک جماعت جسے الاشتر نخعی، شریح بن اوفی، عبداللہ بن سبا، بایں السوداء، سالم بن ثعلبہ، غلاب بن الہیثم اور ان کے علاوہ
ازھالی ہزار آدمی اکٹھے ہو گئے اور ان میں کوئی صحابی شامل نہ تھا واللہ الحمد اور کہنے لگے یہ کیا رائے ہے اور قسم بخدا حضرت علیؑ کی حدود
ان لوگوں سے کتاب اللہ کو بکتر جانتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو تلاش کرتے ہیں اور اس کے زیادہ حامل ہیں اور جو بات
انہوں نے کہی ہے وہ تم میں سے کچھ لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی مراد تباہی ساری قوم سے ہے اور تم سے یہ کیسے ہوگا
حالانکہ ان کی کثرت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد گلیل ہے؟ الاشتر نے کہا: حضرت طلحہ اور حضرت زبیرؓ ہمارے بارے میں جو
رائے رکھتے ہیں وہ ہمیں مطلوب ہے مگر آج تک میں حضرت علیؑ کی حدود کی رائے کا پتہ نہیں چلا اور اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی
ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے اور یہ بات ایسی ہی ہے تو ہم حضرت علیؑ کی حدود کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیں
گے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے انہیں السوداء نے کہا تباہی رائے بہت بری ہے اگر ہم نے انہیں

تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ

7

الحدث الذي جرى على الأئمة، أقوام طلبوا الدنيا وحسدوا من أئمة الله عليه بها، وعلى العصابة التي
من الله بها، وأرادوا رد الإسلام والأشياء على أديارها، والله بالغ أمره. ثم قال: ألا إني من فعل غدا
طرحوا، ولا يرحل معي أحد أعلن على قتل عثمان بنی من أمور الناس. طالع هذا أحسن من
رؤسهم جماعة كالأشتر النخعي، وشریح بن أوفی، وعبد الله بن سبا، والمروء بن السوداء، وسالم بن
ثعلبة، وغلاب بن الهيثم، وعيرم بن العيين وحسانة، وليس فيهم صحابي وقه الحدة، ضالوا: مضاه،
الرائي وعلى والله أعلم بكتاب الله عن يطلب قتل عثمان، وقرب إلى السيل بذلك، وقد قال بعضهم،
غدا يجمع عليكم الناس، وإنا بريد القوم كلهم أئمة، فكيف بكم وعدكم قبل في كذبتهم؟ فقال
الأشتر: قد مر رأی طلحة والزبير، وأما رأي علي فلم يره إلى اليوم، هل كان قد اصطلح
معيهم فأنما اصطلحوا على حسانة، هل كلف. الأشتر هكذا ألحقنا عليا بعثمان، فرضى القوم منا
بالسكوت، فقال ابن السوداء: هل ملأيت، لو قتله قتلنا، فانا ياشر قتل عثمان في أديار وحسانة
وطلحة والزبير وأصحابها في حنة آلاف، لاطلقة لكم بهم، وهم إنا بريدونكم، فقال غلاب بن
الهيثم دعوم وأرجسوا بنا حتى
إذا والله كل ينطقكم الله
التي الناس فانشبوا الحرب
يجمع، ويشعل الله طلحة والزبير
عليه، وأصبح علي مرتد
البصرة، وسار طلحة والزبير
كل في ناحية. وقد سبق علي
للتصنف من جملة الآخر
الفرصة، من قتل عثمان، فقال
ذلك، وقام علي في الناس حدة
البصرة، فقال الإصلاح
فان لم يجيبونا قال: تركناهم
في هذا الأمر مثل الذي لنا
طلبوا من هذا المم، إلى كذا
ذلك قال: سم قال فاحل
ففي قلبه فإلا أدخله الله الجنة، وقال في حطبه. يا أبا الناس اسكوا عن هؤلاء القوم يا دينكم



امی عائشہ صدیقہؓ کی مالک الاشر کو بددعا: امام سلیمان طبرانی (حافظ ثبوت) نے اپنے شیخ الفضل بن الحباب الحنفی، ابوخلیفہ (ثقة ثبت) سے انہوں نے اپنے شیخ عبد اللہ بن عبد الوہاب، ابو محمد البصری (ثقة) سے انہوں نے اپنے شیخ حزم بن ابی حزم القطعی، البصری (ثقة) سے انہوں نے اپنے شیخ ظالم بن عمرو، ابو الا سود الدؤلی، البصری (ثقة قاضی) سے انہوں نے طلق بن خثاف بن بکر (صحابی) سے انہوں نے امی عائشہ سے پوچھا کہ عثمان کو کیوں قتل کیا گیا: فرمایا: **(قالت: قتل والله مظلوما)** پھر امی نے فرمایا: **(وساق الله الى الاشر سهما من سهامه)** اللہ مالک الاشر کی طرف اپنے تیروں میں سے ایک تیر بھیجے یعنی اسکو ہلاک کرے اور طلق نے فرمایا: اللہ کی قسم لوگوں میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جس پر امی کی بددعا نہیں پہنچی ہو۔ علامہ بیہقی نے اس روایت کی توثیق کرتے ہوئے لکھا: **(رجالہ رجال الصحیح، غیر طلق، وهو ثقة)** طلق کو ابن سعد اور حافظ ذہبی نے صحابہ رسول کہا ہے۔

علامہ قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) سورہ الحجہ ۵ کے تفسیر میں ایک حدیث نقل کی (انقوا فراسة المؤمن) (مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)۔ علامہ بیہقی نے اسکو حسن قرار دیا ہے (نقل فرمائی اور لکھا: عمر بن خطاب مذبح کے جماعت کے پاس آئے تو انہیں میں اشتراکتھی بھی تھا، اُپ نے اس پر نظر جمادی اور خوب غور سے دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ مالک بن حارث ہے تو اُپ نے فرمایا: (فقال: ما له قاتله الله؟) اے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے! بیشک (إني لأرى للمسلمين منه يوما عصيباً) میں مسلمانوں کیلئے اسکی طرف سے انتہائی سخت دن دیکھ رہا ہوں۔ پھر قرطبی نے فرمایا: (فكان منه في الفتنة ما كان) پھر اسکی طرف سے فتنہ میں وہی ہوا جو ہوا۔ (سند امام احمد نے اپنے شیخ یزید بن زریع العیشی (ثقة ثبت) سے انہوں نے اپنے شیخ شعبہ بن الحجاج العسکری (ثقة حافظ) سے انہوں نے اپنی سب سے معتبر سند جسکی شعبہ نے خود توثیق کی ہوئی ہے یعنی عمرو بن مرة عن عبد اللہ بن سلمہ (نیز اس سند کی توثیق ۱۶ محدثین سے موجود ہے) روایت کی۔

علامہ قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) سورہ الحجہ ۷۵ کی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی (اتقوا فراسة المؤمن) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ علامہ بیہقی نے اسکو حسن قرار دیا ہے (نقل فرمائی اور لکھا: عمر بن خطاب مذبح کے جماعت کے پاس آئے تو انہیں میں اشترا لکھی بھی تھا، اُپ نے اس پر نظر جمادی اور خوب غور سے دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ مالک بن حارث ہے، تو اُپ نے فرمایا: (فقال: ما له قاتله الله؟) اے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے! بیشک (إني لأرى للمسلمين منه يوماً عصيباً) میں مسلمانوں کیلئے اسکی طرف سے انتہائی سخت دن دیکھ رہا ہوں۔ پھر قرطبی نے فرمایا: (فكان منه في الفتنة ما كان) پھر اسکی طرف سے فتنہ میں وہی ہوا جو ہوا۔ (سند امام احمد نے اپنے شیخ یزید بن زریع العیشی (ثقة ثبت) سے انہوں نے اپنے شیخ شعبہ بن الحجاج العسکي (ثقة حافظ) سے انہوں نے اپنی سب سے معتبر سند جسکی شعبہ نے خود توثیق کی ہوئی ہے یعنی عمرو بن مرة عن عبد اللہ بن سلمہ (نیز اس سند کی توثیق ۱۶ محدثین سے موجود ہے) روایت کی۔

مكتبة

١٤٤٠ هـ - كان أبي في حيدرة بريد من ربيع من سنة فاني لاني
عمر من مائة من سنة فاني في حيدرة ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
ممدوح وكنت من افرجه من عشا فعلى عمر من ١٤٤٠ هـ -
وغيره من سنة فاني في حيدرة ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد

١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد

١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد

١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد
١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد ١٤٤٠ هـ - كان دينا علي حيدر عبد

ام المومنین صفیہ بنت جیحیٰ اور مالک الاشرار لکھی: انکے غلام کنانہ نے کہا یعنی عثمان کے دفاع میں سیدہ صفیہ ایک خچر پر سوار ہر کر نکلیں، میں اُنکے خچر کو ہانک رہا تھا، راستہ میں اشرار ملا اسنے خچر کے منہ پر مارا یہاں تک کہ وہ مڑ گیا، صفیہؓ نے فرمایا (فقالت ردونی لا یفصحنی هذا الکلب) مجھے واپس جانے دوتا کہ یہ کتاب مجھے بے نقاب نہ کر دے۔ پھر میں نے صفیہ اور عثمان کے گھر کے درمیان لکڑی رکھ دی جس پر کھانا پینا لایا جاتا تھا۔ (علی بن الجعد الجوهري، البغدادی، (ثقة ثبت) نے اپنے شیخ زہیر بن معاویہ الجعفی، ابوخیثمہ (ثقة ثبت) سے انہوں نے کنانہ مولیٰ صفیہ بنت جیحی سے) (حافظ ابن حجر نے کنانہ مولیٰ صفیہ کا دفاع کرتے ہوئے لکھا کہ اسکو ابو الفتح الاذدی نے بغیر کسی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے، اور خود ابن حجر نے اسکو (مقبول من الثالثة) یعنی چوتھے طبقہ کا مقبول راوی اور چوتھے طبقہ کے بارے میں ابن حجر نے تہذیب کے مقدمہ میں لکھا: (من أفراد بصفة: كثقة، أو متقن، أو ثبت، أو عدل)

زہیر بن کنانہ (مولیٰ صفیہ) (۱۴)

۲۷۵۹ - وہ عن کتابة قال كنت لهن حمل الحسن بن علي جريحاً من دار

عثمان

۲۷۶۰ - حدثنا (۱۳) علي بن زهير بن كنانه قال كنت أقود بصبة (۱۲) بنت حبي لثور عن عثمان (عليه السلام) (۱۱) فلقبها الأشرار بمصر بوجه بنتي حتى مالت فقاتل ردوني لا يفصحنى هذا الكلب قال فوضعت حشاً بين صربها وبين صرب عثمان يعل عليه الطعام والشراب

حميد الطويل (۱۴) :

۲۷۶۱ - حدثنا

المصنف، قال : حدثنا قتيل رسول الله ﷺ من واصل حميد إلى رجل ۲۷۶۲ - وبه (۱۵)

(۱) بخرجه ابن سعد ۲۸/۸ والأشهر هو مالك بن الحنفية (۲) ب. لم يصح (۳) م. ب (۴) هو حميد ابن طرخان ثقة (۵) بخرجه بسند في نسخة ۳۳۳/۱۱ واحد ۰/۳ (۶) بخرجه البغدادی فی السند من حسن الحديث ما به جاء في إسناده الحديث واحد ۹۹/۳ هذا والاستاذ المذكور في ج ۱ ص ۱۰۱



۵۶۶۹ - كتابه، مولی صفة: يقال اسم أبيه مفعول، صفة لأزدي بلا حجة، من الثالثة مع ت

● بل: صحيف، فقد صنف حديثه الترمذي (۳۸۹۲)، فقال بعد أن ذكر هذا الحديث الواحد الذي رواه هاشم بن سعيد الكوفي عنه، عن صفیة بنت حمي رضي الله عنها (هذا حديث غريب لا يعرفه من حديث صفیة، لا من حديث هاشم الكوفي، وليس إسناده بطالك القوي، وهاتم وإن كان ضعيفاً لكنه يوقع عليه، فقد ذكر ابن عثي أن يزيد بن مجلس الباهلي قد رواه عن كتابه أيضاً

۵۶۷۰ - قهس بن الحسن السبيعي، أبو الحسن البصري ثقة، من الحاشية، مات سنة سبع وأربعين، ج.

۵۶۷۱ - قهس بن المنهال السدوسي، أبو عثمان البصري، الملقب بصدق زبي، بالفرد، من الثالمة ج

مع صفا ما يشكل من ذلك بالحروف، ثم صفا التي بعض بها من جرح أو تعديل، ثم التبرع بمصر كل واحد منهم، بحيث يكون قلماً مقام ما حلفه من ذكر شيعة والبرقة عنه، إلا من لا يؤمن لئلا يباينوا ما ذكرت، انصرف لي الكلام على أصولهم في التي غفرت مرة، وحضر طفتهم في التي غفرت طعة. فلما المرات طولها الضخمة، فأصرح بذلك لشريهم. الثانية: من أقد مدحه: إنا: يقلل. كقولهم: لو يذكر الصلة لكانت. كلمة ثقة، أو مسمى: كلمة حافظة

الثالثة: من أفراد بصفة: كلمة، أو متقن، أو ثبت، أو عدل. الرابعة: من قهر من درجة الثالثة فليلاً، وإليه الإشارة: بصلو، أو لا بأس به، أو ليس به بأس

الحاشية: من قهر من الرابعة فليلاً، وإليه الإشارة: بصلو، أو لا بأس به، أو ليس به بأس. أو صلو، بهم، أو له أوام، أو يخط، أو يمتد، بالمر: ويصن بذلك من زبي نوع من البذعة، كالثنية، والفرد، والنصب، والإزياج، والتمهم، مع بيان الداعية من حمي

الثامنة: من ليس له من الحديث (لا القليل)، ولم يكت فيه ما يترك حديثه من أجله، وإليه الإشارة بلفظ: مفعول، حيث ينبغي، وإلا فليس الحديث.

السابعة: من روى عنه أكثر من واحد يوم يوثق، وإليه الإشارة بلفظ: مفعول، أو مجهول الحال

الثانية: من لم يوجد فيه توثيق لمعتبر، ووجد فيه إطلاق الضعف، ولم يفسر، وإليه الإشارة بلفظ: صحيف.

الثالثة: من لم يروعه غير واحد، ولم يوثق، وإليه الإشارة بلفظ: مجهول. العاشرة: من لم يوثق البتة، وصنف مع ذلك بفتح، وإليه الإشارة: مفعول، أو متروك الحديث، أو لم يفي الحديث، أو سلف.

مالک الاشرار مومن نہیں تھا۔ امام ابو بکر ابن ابی شیبہ العمسی (ثقة حافظ) نے اپنے شیخ ابواسامہ حماد بن اسامة القرشی (ثقة ثبت) سے، انہوں نے اپنے شیخ العلاء بن منہال الغنوی الکوفی (ثقة، ابو زرعة الرازی، عجل، ابن حبان) سے انہوں نے عاصم بن کلیب الجرمی (ثقة) سے انہوں نے اپنے والد کلیب بن شهاب الجرمی، الکوفی، (ثقة) سے، ان سے مالک الاشرار نے (دخلت علی الأشرار فإذابه جراح) جبکہ وہ جنگ میں زخمی ہو گیا تھا، کہا (یا کلیب! إنک أعلم بالبصرة منا) اے کلیب تم ہم سب سے زیادہ اہل بصرہ کو جانتے ہو۔ اور کہا امی عاصم کو یہ تیز رفتار اونٹ دے کر کہنا کہ (اذھب به إلی عائشة وقل: یقرنک ابنک مالک السلام) (اپ کا بیٹا مالک اپ سے سلام عرض کر رہا ہے۔ پس امی عاصم جواب دیا (لا سلّم اللّٰہ علیہ، إنه لیس بابنی) اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے، اور اونٹ لینے سے انکار کر دیا۔

۳۶۵

۴۱۔ کتاب الجبل

باب (۱-۱)

ويضحكون ومحبون، ثم قالوا: والله لو قدر الثقلان تماطيا الحق، قال فكانهم يرون أنهم لا يقتلون، قال: وخرجت يكتب علي، فلما أحد الرجلين اللذين كتب إليهما قتل الكتاب وأجابه، ودلت على الآخر فتورى، فلو أنهم قالوا: كليب، ما أفن لي، فدخلت إليه الكتاب، فقلت هذا كتاب علي، وأخبرتني أخبرت أنك سيد قومك، قال: فلي أن يقبل الكتاب، وقال لا حاجة لي في السوداء اليوم، إنما ساداتكم اليوم شيء بالأوساخ أو السيفلة أو الأدمية، وقال: كلته: لا حاجة لي اليوم في ذلك، ولما أن بجبهه

۱۱۔ قال: فوالله ما رجعت إلى علي حتى إذا العسكران قد قدنيا فاستبثت عيولتهم، فركب الفراء الذين مع علي حين أظعن القوم، وما وصلت إلى علي حتى فرغ القوم من قتالهم، فدخلت على الأشرار فإذا به جراح۔ قال عاصم وكان بيننا وبينه قرابة من قبل النساء۔ فلما أن نظر إلى أبي۔ قال: واليت ملوء من أصحابه۔ قال يا كليب! إنك أعلم بالبصرة ما، فادع ما شئت من أقره حمل تحته فيها، قال فاستربت من عريه لمعه۔ حميه بحمض مئة، فادع به إلى عائشة وقل يقرنك ابنك مالک السلام، ويقول حدي هذا الحمر فتلعي عيه مكان حملك، فادع ضالت لا سلّم الله عليه، إنه ليس بابني، قال وأساء أن فعله

۱۲۔ قال: فرجعت إليه فأخبرته بقولها، قال فاستوى جالساً ثم حصر عن ساعده، قال ثم قال: إن عائشة تلطسي على الموت المميت، في أقيلت في وجرحه من مكحيع، فإذا ابن عتاب قد نزل فعائنتي، قال فقال: اتلوني ومالكاً، قال: ففرضت فسقط سقوطاً أرفداً، قال: ثم وثب إلي ابن الزبير فقال: اتلوني ومالكاً۔ وما أحب أن قال: اتلوني والأشرار،

باب (۱-۱)

۴۱۔ کتاب الجبل

۳۶۰

۱۔ فی سیر عائشة وعلی وظلعة والزیر رضي الله عنهم

حدثنا عبد الله بن يونس قال: حدثنا يحيى بن ميمون قال: حدثنا أبو بكر قال

۲۸۹۱۲۔ حدثنا أبو أسامة قال: حدثني الملا بن السهم قال: حدثنا عاصم بن كليب الجرمي قال: حدثني أبي قال: حصرتنا نوح وعلب رجل من بني سليم يقال له مجاشع بن مسعود، قال: فلما أن انتهت ماها۔ قال وعلي قميص حلق۔ انطلقت إلى قنيل من القتلى الذين قتلنا من الحميم، قال: فأنشدت قميص بعضي أولئك القنيل، قال: وعليه الدماء، فأسلته بين أحجار، ودلكته حتى أنفيت وليسته ودخلت القرية، فأخذت إبرة

وقد قال الحافظ في «الفتح»: ۱۳۔ ۵۴ أول شرحه لحديث في يكر: (۷۰۹۹) «جمع عمر بن عبد الله في كتاب أخبار البصرة» نعت الجمل مطوكة، وما أنا أنفصها، وأقصير على ما أورده بسند صحيح أو حسن، ولين ما عذاه، فحين الرجوع إليه في هذا الباب.

وقد روى البخاري (۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰، ۳۶۱۱)، ومسلم (۴۲۱۴، ۲۲۱۴) (۱۷) من في حريرة رضي الله عنه حديثاً طويلاً، من قوله صلى الله عليه وسلم: «لا تقوم الساعة حتى تقتل ثمان طليتان، وتكون بينهما طقة عظيمة، وتفرأهما واحدة»

قال الحافظ في شرح الرواية الأولى ۶- ۶۱۶، ونحوه في شرح الرواية الأخيرة ۱۳۔ ۸۵ «المراد بهما - يثنتين - من كان مع علي ومعاوية لما تحلوا بصنمين» وقال ابن كثير في «البيان» ۶- ۲۱۹ «وهذان الثمان هما أصحاب الجس وأصحاب صفين، فثنتهما جميعاً يدهون إلى الإسلام، وإنما يتأخرون في شيء من أمور المالك، ومراعاة المصالح المالك ينفها على الأمة والرعايا، وكان ترك القتال أولى من قتله، كما هو مذموم جمهور الصحابة»

۳۸۹۱۲۔ رجاله ثقات، حتى عاصم بن كليب



كنانة مولى صفية بنت حبي : امام عجلي نے لکھا: (كنانة مولى صفية، مدنى تابعى ثقة)

۲۲۹

- ۱۵۵۸ - كميل بن زياد ، كوفى تابعى ثقة (۱) .
 ۱۵۵۹ - كنانة بن نعيم العلوى ، بصرى تابعى ثقة .
 ۱۵۶۰ - كنانة مولى صفية (۲) ، مدنى تابعى ثقة .
 ۱۵۶۱ - كوبة بن سالم ، ثقة .

- ۱۵۵۸ - ثقة ، روى بالتشيع من الثالثة ، ۸۲ / م .
 الضريب : ۲ / ۱۳۶ ، التهذيب : ۸ / ۴۴۷ .
 ۱۵۵۹ - ثقة ، من الرابعة / م د س .
 التقريب : ۲ / ۱۳۷ ، التهذيب : ۸ / ۴۴۹ .
 ۱۵۶۰ - يقال اسم أبيه نبيه . مقبول ، من الثالثة / بخ ت .
 التقريب : ۲ / ۱۳۷ ، التهذيب : ۸ / ۴۴۹ ولم يذكر قول
 العجلي فيه ، التحفة اللطيفة : ۳ / ۴۳۸ .
 ۱۵۶۱ - ينظر من ترجم له .

(۱) الترجمة ليست في م

(۲) كنانة في م وث التهذيب . وكان في الأصل : « مولى ضباعة » ولم أجد ترجمة بهذا الاسم . والله أعلم .



کنانہ مولیٰ صفیہ بنت حبیب: علامہ نور الدین بیہقی نے طبرانی الأوسط کی سند کنانہ مولیٰ صفیہ عن صفیۃ زوج النبی ﷺ سے مروی سند پر حکم لگایا: (رجالہ ثقات)

كتاب علامات النبوة ٣٨٩

کہوتھا حین وضعتہا، إلا أن فيها أنار أصابع النبی ﷺ^(۱).

رواه الطبرانی في الأوسط، ورجاله ثقات.

١٤١٢٥ - وَعَنْ صُعَيْبَةَ رُوحِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ، فَقَالَ:

[illegible]

رواه الطبراني في الأوسط، وميو جندب بن معاوية، وقد وثق على ضعفه، وبقيت
رجاله ثقات.

١٤١٧٦ - وَعَنْ أُمِّ الْقَيْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخُوضُ فِي سَمَاءٍ مِي



(٢) أخرجه الطبراني في الأوسط برقم (٦٢٦٠)، وقال لم يرو هذا الحديث عن مكية إلا بهذا الإسناد تفرد به: عمرو بن محمد.

٦٣٦- حدثنا محمد بن عمرو، نا أبي، نا حذيف بن معاوية : ثنا كنانة مولى

●

عن صفية - زوج النبي ﷺ - قالت : جاءني رسول الله ﷺ في يوم ، فقال : « أَعِزُّكَ يَا بِنْتُ حُجَيْبٍ شَيْءٌ ؟ فَإِنِّي جَائِعٌ » . فقلت : لا والله يا رسول الله ، إِلَّا مَدُّ مِنْ طَرِحِنِ ، قال : « فَاسْجِيهِ » . قالت : فَحَقَّقْتُهُ فِي الْقِلْعِ ، وَأَنْضَجْتُهُ ، فقلت : قَدْ أَنْضَجَ يَا رَسُولَ اللَّهِ : فقال : « أَتُغْلِبِينَ فِي بَيْتِي » . بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا ؟ » فقلت : مَا أَذْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قالت : فَدَهَبَ هُوَ بِصِغِهِ حَتَّى أَتَى بَيْتَهَا ، فقال : « فِي بَيْتِكَ يَا ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ شَيْءٌ ؟ » قالت : لَيْسَ فِيهِ إِلَّا قَلِيلٌ ، فَجَاءَ بِهِ هُوَ بِصِغِهِ ، فَفَصَّرَ حَافَتَهُ فِي الْقِلْعِ ، حَتَّى رَأَيْتُ الَّذِي يَخْرُجُ مُوَضَّعٌ بِيَدِهِ ، فقال : « بِسْمِ اللَّهِ » ثُمَّ دَعَا^(١) بِالرَّيْكَ ، فقال : « ادْعِي أَخَوَاتِكَ ، فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُنَّ يَجِدْنَ مِثْلَ مَا أَجَدُ » ، فَدَعَوْنَهُنَّ ، فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا ، ثُمَّ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ ، فَاسْتَأْذَنَ ، فَدَخَلَ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ ، قالت : فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ، وَفَضَّلَ

—

* لم يُرَ هذا الموضع

عن ٢٣٦٩ -

عمارة بن عزیة،

... ..

* الحزن وهذا هو الحزن

تَقَرَّدَ بِهِ : ابْنُ لَيْعَةِ

١٣٦٢ - حدیث

عن محمد بن سیرین

عن أبي هريرة

مَاتَ بَعْدَ فَصْحَائِهِ الْم...

* لم نر هذا

٦٣٦٢ حـ

کنانۃ مولیٰ صفیۃ بنت حبیب: حاکم نسیاوری نے ہاشم بن سعید، عن کنانۃ عن صفیۃ^{رض} قالت: کی سند پر حکم لگایا: (هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه) اور ساتھ میں ذہبی نے تلخیص میں موافقت کرتے ہوئے لکھا: (قال في التلخيص: صحيح)

۷۳۲ ۱۷ - کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل والتسبیح والذکر / ۲۰۰۶-۲۰۰۹

المنی، ثنا عفان، ثنا شعبۃ، عن عطاء بن السائب، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنها قال: رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح.
رواه الأعمش عن عطاء بن السائب.

۲۰۰۶ / ۲۰۶ - أخبرنا أبو الطيب محمد بن أحمد بن الحسن الحيري ثنا محمد بن عبد الوهاب الفراء ثنا علي بن حاتم بن علي العامري ثنا أبي ثنا الأعمش عن عطاء بن السائب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنها قال: رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح.

۲۰۰۷ / ۲۰۷ - أخبرنا أزهر بن أحمد المناوي ببغداد، ثنا عبد الملك بن محمد الرقاشي، ثنا عبد الله بن داود الحريشي، ثنا هاني بن عثمان، عن حمضة بنت ياسر، عن جدتها يسيرة رضي الله عنها وكانت إحدى المهاجرات قالت: قال رسول الله ﷺ: «عليكن بالتسبيح والتهليل والتقدیس ولا تغفلن فتنسین التوحید وأعقدن بالأنامل فأنهن مسؤولات ومستنطقات».

۲۰۰۸ / ۲۰۸ - حدثنا علي بن حماد العدل، ثنا هشام بن علي السدوسي، ثنا شاذ بن فياض، ثنا هاشم بن سعيد، عن كنانة، عن صفیۃ رضي الله عنها قالت: دخل علي رسول الله ﷺ وبين يدي أربعة آلاف نواة أصبح بين فقال: يا بنت حبي ما هذا؟ قلت: أصبح بين قال: قد سبحت منذ قمت على رأسك أكثر من هذا قلت: علمني يا رسول الله قال: قلبي سبحان الله عدد ما خلق من شيء.

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وله شاهد من حديث المصريين بإسناد أصح من هذا.

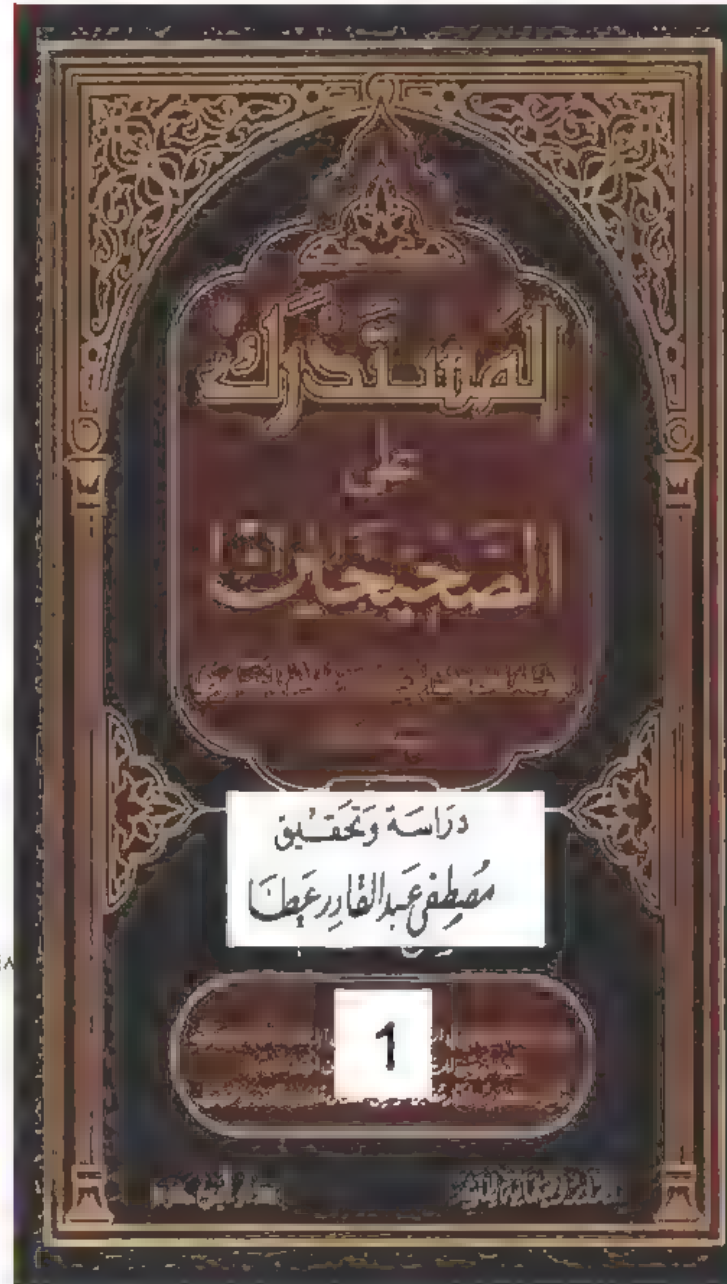
۲۰۰۹ / ۲۰۹ - حدثنا إسماعيل بن أحمد الحرطاني، ثنا محمد بن الحسن بن / قتيبة العسقلاني، ثنا حرملة بن يحيى، أنبا ابن وهب، أخبرني عمرو بن الحارث: أن سعيد بن أبي هلال حدثه، عن عائشة بنت سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، عن أبيها: أنه دخل

۲۰۰۶ - انظر رقم (۲۰۰۵).

۲۰۰۶ - قال في التلخيص: صحيح.

۲۰۰۸ - قال في التلخيص: صحيح.

۲۰۰۹ - قال في التلخيص: صحيح.



(كنانة^١) مولى صفية بنت حيي ، أدرك عثمان بن عفان و شهد قتله ،

روى عنه زهير بن معاوية و هاشم بن سعيد ، و قد سمع صفية بنت حيي .

تقات ابن حبان (كنانة مولى صفية - كرب بن أبرهة) ج - ٥٠

(كنانة^١) مولى صفية بنت حيي ، أدرك عثمان بن عفان و شهد قتله ،

روى عنه زهير بن معاوية و هاشم بن سعيد ، و قد سمع صفية بنت حيي .

(كنانة^٢) بن العباس بن مرداس السلمي ، يروى عن أبيه ،

روى عنه ابنه .

(كرب^٣) بن أبي مسلم الهاشمي ، مولى ابن عباس ، كنيته أبو رشدين ،

أبو هو والد رشدين بن كرب^٤ ، يروى عن ابن عباس و معاوية ، روى عنه

عمرو بن دينار و سلمة بن كهيل و سالم بن أبي الجعد و ابنه رشدين

و محمد^٥ ، مات سنة ثمان و تسعين .

(كرب^٦) بن سليم الكندي الأموي ، يروى عن أمه وهي بنت خالد بن

سعيد بن العاص ، امرأة الزبير بن العوام و لها حجة ، روى عنه الجراح^٦

ابن الضحاك ، [ثناء^٧ إسماعيل بن سليمان قال^٨ ثنا الجراح بن الضحاك عن

كرب الكندي عن أمه امرأة الزبير أنها قالت : كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم إذا حم الزبير أسرنا أن نردله الماء ثم نصب عليه^٩] .

(كرب^{١٠}) بن أبرهة ، كنيته أبو رشدين ، يروى عن حذيفة بن اليمان

و أبي الدرداء ، روى عنه "سليم بن عثر"^{١١} و الشاميون .

(١) له ترجمة في التاريخ الكبير ١/ ٢٢٧ (٢) له ترجمة في التاريخ الكبير

١/ ٢٢٧ (٣) له ترجمة في التاريخ الكبير ١/ ٢٢١ (٤) سقطت من ظ .

(٥-٦) وفي ظ : محمد و رشدين (٧) ليس في ظ و م (٧-٧) من ظ و م ،

وفي الأصل : خالة - مصحف (٨) وفي ظ : حدثنا (٩) ليس في ظ (١٠) ما بين

الطابرين من ظ و م (١١-١١) من التاريخ الكبير ، وفي الأصل : سليم بن عامر ،

وفي ظ و م : سليمان بن عامر - كذا .



امام احمد ابن حنبل اور مالک الاشتر النخعي: امام ابو بکر الخلال (متوفی ۳۱۱ھ) ثقہ نے اپنے شیخ محمد بن علی بن شعیب السمسار (متوفی ۲۹۰ھ) (ثقہ) سے انہوں نے اپنے شیخ مہنا بن یحیی الشامی (ثقہ) سے انہوں نے امام احمد سے مالک الاشتر سے حدیث لینے کے بارے میں سوال کیا تو جواب دیا: (لا) اور عبد اللہ بن الکواء کوفی کے بارے میں بھی فرمایا کہ اس سے بھی حدیث نہیں لی جائیگی۔ (عبد اللہ بن الکواء کے بارے میں ذہبی نے لکھا کہ یہ خوار جیوں کا سردار تھا، پس مالک الاشتر اور ابن الکواء دونوں کے بارے میں ایک ساتھ سوال کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں ابن حنبل کے مطابق متروک تھے)

- ۱۷۲ -

عبد اللہ بن ابی ملیک، ثم قال السائل: حجاج منذنا أنت من ابن وهب . وقال ابن المديني: في

التين وعشرين ومائة وقد ذكر اليخا وقى مسند أحد من قرى - أنه سمع إلا من رواية ابن حجة ، وهو راوى ابن كثير الرزقي المحدث - ۱۵۲۲ - عبد الجيد . وأبو وهو من ابن عمر - مرقا - في تاريخ ابن عسك .

قال أبو ذؤعة: هو ضعيف ، وعرب على حديثه . قال أبو النضر: حدثنا أبو كرز القهري ، حدثنا قانع ، عن ابن عمر ، قال : لا تنعب الدنيا حتى يكثر أولاد الجن من نساءكم .^(۱)

۱۵۲۳ - عبد اللہ بن کلیب . یسری . عن یحیی بن یعمر . مجهول / . ۱۵۲۴ - عبد اللہ بن کثافة بن النبیاس / بن مرفاس الأسلمی^(۲) [د ، ق] . عن أبيه ، عن جده في المأعة عشرة مرة لأخته . وعنه عبد القاهر بن السري غلط . قال البخاري : لم يصح حديثه .

۱۵۲۵ - عبد اللہ بن الکواء . من رؤوس الخوارج .

۱۵۲۶ - عبد اللہ بن کيسان الزهري [ت] مولاهم . من عبد اللہ بن شداد ابن الفاي . وعنه موسى بن يعقوب الرضبي غلط . وذكره ابن حبان في ثقاته .

(۱) ابی قیس ، غ . ومروان ، ل - عن الزیاد (۲) غ : السري .

ثقی الله امة محمد شره ، والله ابني لاحب ان للناس منه يموماً^(۱) عصبياً^(۲) .

۸۲۷ - وأخبرني محمد بن علي قال : ثنا مهنی ودفع إلى عبد الله بن أحمد سمع مهنی قال : سألت أحمد عن مالك الأشتر^(۳) يروى عنه الحديث ؟ قال : لا ، وسأله عن عبد الله بن الكواء^(۴) ؟ قال : كوفي ، قلت : يروى عنه الحديث ؟ قال : لا^(۵) .

۸۲۸ - وأخبرني محمد بن علي قال : ثنا الأثرم^(۶) قال : وذكر أبو عبد الله / بن الكواء في حديث فقال : أبو الكواء ؟ قال : نعم هو أبو الكواء وهو ابن الكواء^(۷) .

وأخبرني محمد بن علي قال : ثنا صالح^(۸) قال : قال أبي : أبو الكواء اسمه عبد الله بن الكواء^(۹) .

۸۳۹ - أخبرني محمد بن علي قال : ثنا مهنی قال : سألت أحمد عن طلحة بن عبد الله من قلة ؟ قال : يقولون مروان^(۱۰) ، قلت : كيف ؟ قال إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال : نظر مروان إلى طلحة بن عبد الله يوم الجمل فقال : لا أطلب بشاري بعد اليوم ، قال : فربى بهم فقتله ، قلت من يقول هذا ؟ فقال : وكيع عن

(۱) في الأصل : يوم عصب . (۲) وفيه بيان فرامة عمر رضي الله عنه . (۳) مالك بن الحارث : فكر ابن حجر سؤال مهنی وقال : ولم يرد أحمد بذلك تضعيفه وإنما نفى أن تكون له رواية . تهذيب التهذيب ۱/ ۱۶۷ . (۴) الشكري ، من رؤوس الخوارج ، وظلمت ترجمته (۲۱۹) . (۵) إسناده صحيح . (۶) أحمد بن حنبل . (۷) ابن أحمد بن حنبل . (۸) ابن الحكم .

سلسلة كتب السنة والاعتقاد (۱۱-۱۰)

السنة

الإمام أبي بكر أحمد بن محمد بن حازم الحارثي
المتوفى سنة ۳۱۱ هـ رحمه الله

تأليفه

- ۱- شرحه في معرفة من كتب السنة
- ۲- كتاب الزيادة في السنة والاعتقاد وما شاكل
- ۳- من فضائل القرآن للإمام أحمد بن حنبل رحمه الله
- ۴- كتاب السنة والاعتقاد للحارثي ۳۶۲ هـ رحمه الله

دراسة وتحقيق
إ. الدكتور عطية الزهراني

المجلد 3

SIFATUSAFWA.COM

امام ابو نعیم لا صحبانی (متوفی ۴۳۰ھ) نے لکھا: (بعده علی استخلاف عثمان بن عفان وأرضاه) اسکے بعد عثمان بن عفان کی خلافت پر اللہ ان سے راضی اور خوش ہوں۔ (وشهد له بها في غير مجلس مع إخباره أنه وأصحابه عند ظهور الفتنة على الهدى) اور ان کے ساتھی فتنہ کے وقت ہدایت پر تھے (وأن مخالفه على ضلال) اور ان کے مخالفین گمراہ تھے۔ (قائدهم الأشتر في اخوانه من أهل الجهل والغى من أهل الكوفة من قائل عيس، أول قوم أحدثوا انتهكوا حرمة المدينة وأحدثوا فيها فبأء وابلغة رسول الله ﷺ) اور ان گمراہ کا سردار الاشتر نضی تھا، اور اسکے ساتھی اہل جہل میں سے اور کوفہ کے غلط لوگوں میں سے تھے یعنی قبائل عیس وہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے شہر کی حرمت کو پامال کیا اور اس میں بدعت جاری کی تو رسول اللہ ﷺ کی ان پر لعنت ہو۔

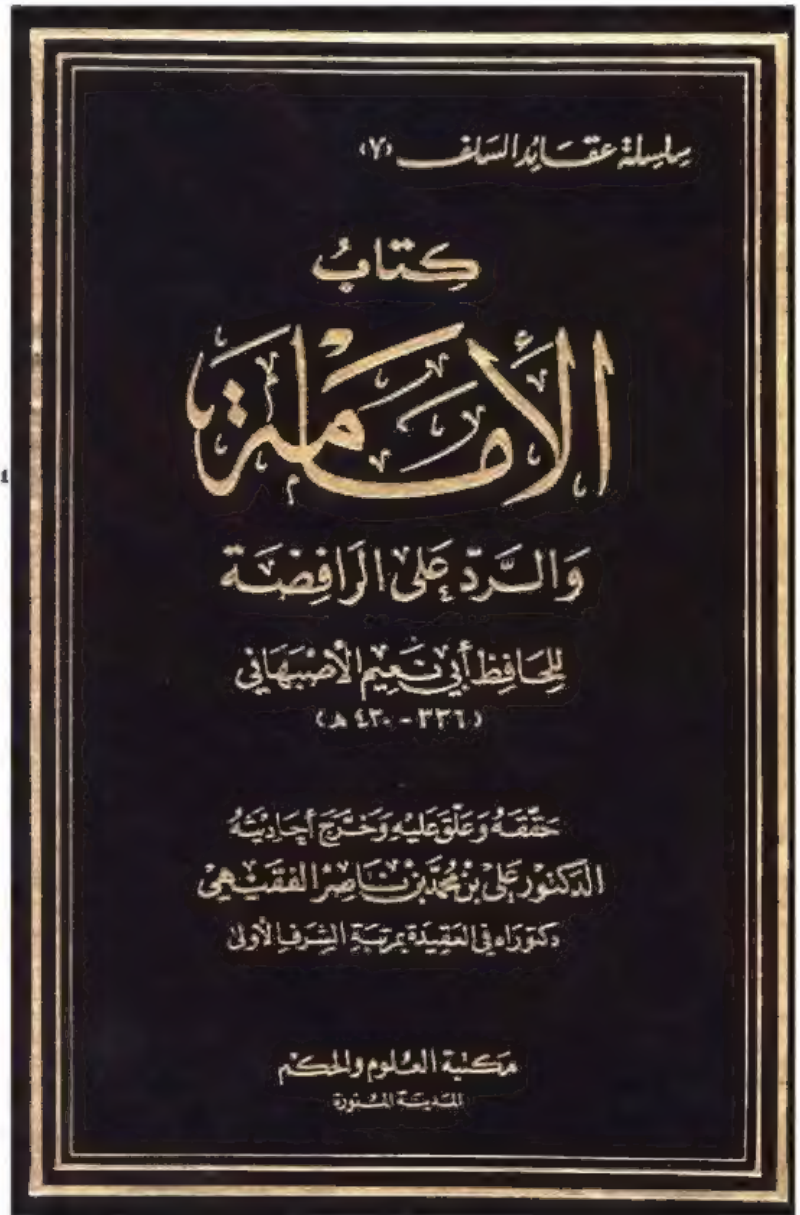
وأعز نصره فعاد إلى الإسلام من ارتد مهيناً ذليلاً، وقتل من قتل منهم مسجوناً مخزياً، فعبدت العرب ربها تعالى في أيامه لا تشرك به شيئاً. ثم قبض الله تعالى أبا بكر طاهراً زكياً حميداً رفيقاً درجته محموداً سيرته رحمة الله ورضوانه عليه.

ثم استخلف عمر بن الخطاب رضي الله عنه وأرضاه بعده، لم يختلف فيه من المسلمين إثنان، ولا انتطح فيه عزان، كلمتهم واحدة وأيديهم على أعدائهم باسطة، وأحكامهم على من خالفهم نافذة، آمنين مطمئنين يقاتلون العجم ويسبونهم، فأعز الله الإسلام به، ومصر الأمصار، وفتح به الفتح وأذل به الطغاة والكفرة وأغنى به المؤمنين البررة، ثم قبضه الله عز وجل إليه شهيداً فعليه رحمة الله تعالى ورضوانه.

۲/۱ ثم اجتمع أصحاب رسول الله ﷺ بعده على استخلاف عثمان بن عفان رضي الله عنه وأرضاه، من غير اختلاف ولا تنزع، فبكر له في الأرض، فتح الله تعالى به أفاض الأرض، فجمع المؤمنون في أيامه لرافته بهم، وخزي في ديارهم الكفار لغلظته عليهم، حتى أئته الشهادة التي بشره الله تعالى بها على لسان رسول الله ﷺ وشهد له بها في غير مجلس مع إخباره أنه وأصحابه عند ظهور الفتنة على الهدى، وأن مخالفه على ضلال، وذلك عند ظهور من حرم صحبة رسول الله ﷺ، واجتروا على حرمة من صحبه، بتأويله ورايه وسيفه في الإفساد والتفرقة بين المسلمين، رأس الفتنة وقادة الأباطيل يرون أنهم أفضل ممن اختاره الله لصحبة الرسول ﷺ وإقامة الدين، من أهل مصر، لا أهل بدر، قائدهم الأشتر^(۱) في إخوانه من أهل الجهل والغى من أهل الكوفة من قبائل عيس، أول قوم أحدثوا وانتبهكوا حرمة المدينة وأحدثوا فيها فبأء وابلغة رسول الله ﷺ، وهو:

۶۵ - ۱۶۶ - ما حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن ثنا عبد الله بن

(۱) الأشتر هو مالك بن الحارث بن عبد يغوث بن سلمة النخعي الملقب بالأشتر مخضرم، نزل الكوفة بعد أن شهد اليرموك وغيرها، ولاء علي مصر، فمات قبل أن يدخلها سنة سبع وثلاثين. /س/ لقریب ۲۲۱/۲.



حضرت علیؑ کے آس پاس کے لوگوں کا عثمانؓ کو سب کرنا اور جواب میں علیؑ کی عثمانؓ کے بارے میں بہترین رائے۔

امام ابو بکر ابن ابی شیبہ العسبی (ثقة حافظ) نے اپنے شیخ ابواسامہ، حماد بن اسامة القرشی (ثقة ثبت) سے، انہوں نے اپنے شیخ العلاء بن منہال الغنوی الکوفی (ثقة، ابوہریرہ الرازی، عیسیٰ، ابن حبان) سے انہوں نے عاصم بن کلیب الجرمی (ثقة) سے انہوں نے اپنے والد کلیب بن شہاب الجرمی، الکوفی، (ثقة) سے، انہوں نے فرمایا: محمد بن حاطب الحنفی صحابی رسول (متوفی ۷۴ھ) نے حضرت علیؑ سے پوچھا میری قوم کے لوگ عثمانؓ کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور علیؑ کے آس پاس کے لوگ (قال: فسببه الذين حوله) تو انہیں برا بھلا کہہ رہے تھے مگر علیؑ کی پیشانی سے ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا تھا (قال: فرأيت جبين علي يرشح كراهية لما يجيئون به) بوجہ ان لوگوں کے برا بھلا کہنے کے۔ پھر علیؑ نے فرمایا: (فقال علي: أخبرهم أن قولي في عثمان أحسن القول، إن عثمان كان من الذين آمنوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا و أحسنوا و الله يحب المحسنين) تم عثمانؓ کے بارے میں میری سب سے اچھی بات ان کو بتا دینا کہ وہ اہل ایمان میں سے تھا، نیک اعمال کرنے والا تھا، اللہ سے ڈرنے والے تھے، اور حسن سلوک کرنے والے تھے اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

باب (۱-۱)

۴۱۔ کتاب الجمل

۳۶۴

۴۰۳

مصنف ابن ابی شیبہ

قلت: فلان، قال: فسيء بني قدامة؟ قال: قلت: فلان، لآخر، قال: هل أنت مبلغهما كتابين مني؟ قال: قلت: نعم.

۸۔ قال: ألا تباعون؟ قال: فباع الشيخان اللذان معي، قال: وأحسب قوم كانوا عنده، قال: وقال أبي بيده - قبضها وحركها -: كان فيهم خيفة! قال: فجعلوا يقولون: بايع، بايع، قال: وقد أكل السجود وجوههم، قال: فقال عليؑ للقوم: دعوا الرجل، فقال أبي: إنما بعثني قومي رائداً وسألهي إليهم ما رأيت، فإن بايعوك بايعتك، وإن اعتزلوك اعتزلتك، قال: فقال عليؑ: رأيت لو أن قومك بعثوك رائداً فرأيت روضة وعديراً قلت: يا قوم! الشجعة الشجعة، فأبوا، ما أنت متجعج بنفسك؟ قال: فأخذت بإصبع من أصابعه ثم قلت: نبايعك على أن تطيعك ما أطعت الله، فإذا عصيته فلا طاعة لك علينا، فقال: نعم - وطول بها صوته - قال: فصرمت على يده.

۹۔ قال: ثم التفت إلى محمد بن حاطب - وكان في ناحية القوم - قال: فقال: إما انطلقت إلى قومك بالبصرة فأبلغتهم كتيبي وقولي، قال: فتحوّل إليه محمد فقال: إن قومي إذا أتيتهم يقولون: ما قول صاحبك في عثمان؟ قال: فسببه الذين حوله، قال: فرأيت جبين عليؑ يرشح كراهية لما يجيئون به، قال: فقال محمد: أيها الناس! كفوا، فوالله ما إياكم أسأل، ولا عنكم أسأل، قال: فقال عليؑ: أخبرهم أن قولي في عثمان أحسن القول، إن عثمان كان من الذين آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا والله يحب المحسنين.

۱۰۔ قال: قال أبي: فلم أبرح حتى قدم عليؑ أهل الكوفة، فلما جعلوا يلغوني فيقولون: أترى إخواننا من أهل البصرة يقاتلوننا؟ قال:

كِتَابُ الْجَمَلِ^(۱)

وصل الله على سيدنا محمد وآله

۱- فِي مَسِيرِ عَائِشَةَ وَعَلِيٍّ [وَأُطْلَعَةُ وَالزُّبَيْرِ]

۳۸۷۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِي بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْمُنْهَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا غَامِصُ بْنُ كَلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ يَقَالُ لَهُ: مُجَاشِعُ بْنُ أُنْطَلَقْتُ إِلَى قَتِيلٍ مِنْ أَوْلِيكَ الْقَتْلَى قَالَ: وَأَدْخَلَنِي الْقَرْيَةَ، فَأَخَذَ أَهْلُهَا النَّاسَ، لَا تَعْلَمُونَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ جَعَلْتُ أَخْرِقُ وَالْإِبْرَةَ وَالْقَمِيصَ الَّذِي الدُّنْيَا حَتَّى رَأَيْتَهُمْ يَمُوتُونَ



13

من جاء فيه: ليلوه

(۱) ثبت عنوان الكتاب

كتاب الجمل، و

(۲) زيادة من (د)، و(و)

حضرت علیؑ کا امیر المؤمنین عثمان غنی کے قاتلوں پر لعنت کرنا: محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا جنگ جمل کی شام مدینہ سے چیخ کی آواز سنی، تو خبر آئی کہ ام المؤمنین عائشہؓ (فأخبره أنه وجد أم المؤمنين عائشة واقفة بالمرید تلعن قتلة عثمان) عثمان کے قاتلوں پر لعنت کر رہی ہیں۔ تو حضرت علیؑ نے فرمایا: (فقال علي: لعن الله قتلة عثمان في السهل، والجبل، والبر والبحر) لعنت ہو عثمان کے قاتلوں پر وہ چاہے نرم زمین میں ہوں، یا پہاڑوں میں، خشکی میں ہوں، یا تری میں۔ (رجال ثقہ)

۳۸۹۴۸ - حدثنا يزيد بن هارون قال: أخبرنا أبو مالك الأشجعي، عن سالم بن أبي الجعد، عن محمد ابن الحنفية قال: كنا في الشعب فكنّا ننتقص عثمان، فلما كان ذات يوم أفرطنا، فالتفتُ إلى عبد الله بن عباس فقلت له: يا أبا عباس! تذكر عشية الجمل؟ أنا عن يمين علي، وأنت عن شماله، إذ سمعنا الصيحة من قبل المدينة؟ قال: فقال ابن عباس: نعم، التي بعث بها فلان بن فلان، فأخبره أنه وجد أم المؤمنين عائشة واقفة بالمرید تلعن قتلة عثمان، فقال علي: لعن الله قتلة عثمان في السهل والجبل، والبر والبحر، أنا عن يمين علي وهذا عن شماله، قال: فسمعت من فيه إلى في، وابن عباس، فوالله ما عيت عثمان إلى يومي هذا.

۳۸۹۴۹ - حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا أبو ضرار زيد بن عسّان الضبي - إمام مسجد بني هلال - قال: حدثنا خالد بن مجاهد بن حيان الضبي، من بني مَبْذُول، عن ابن عم له يقال له: تميم بن ذُهَل الضبي، قال: إني يوم الجمل أخذُ بركاب عليّ أجهّد معه وأنا أرى أنا في الجنة، وهو يتصفّح القتلى، فمرّ برجل أعجبته هيئته وهو مقتول، فقال: من يعرف هذا؟ قلت: هذا فلان الضبي، وهذا ابنه، حتى عددت سبعة

۳۸۹۴۸ - رجاله ثقات.

والخير مغلوطاً عند ابن عساكر ۳۹: ۴۵۵ - ۴۵۶، ومختصراً عند نعيم بن حماد (۴۴۸)، وأحمد في «فضائل الصحابة» (۷۳۳)، ثلاثهم من طريق أبي معاوية، عن أبي مالك، به.

۳۸۹۴۹ - أبو ضرار وشيخه: لم أر لهما ذكرًا. وزيد بن عسّان: من ر، ف، ت، م وفي ج، ش: بن عسّان، وتميم بن ذهل: ذكره ابن حبان في «الثقات» ۴: ۸۸.

